فرحت الفقر
سائیں راضی فقیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے طالبِ صادق ! یہ سچ ہے کہ جو طالب یاد رکھے وہ یاد رہتا ہے بھول جائے تو بھول جاتا ہے ۔ عشق کی آگ میں جب دل جل جائے تو اس کا تڑپنا بھی ختم ہو جاتا ہے جیسا کہ جان کندن کے وقت تڑپتا دکھائی دیتا ہے ۔ مگر جس وقت جان نکل جائے تو جسم بے جان ہو کر مردہ بن جاتا ہے ۔ اسی طرح نیم آگ سے کشتہ کچا ۔ اور جب آگ اس کو کھا جاتی ہے تو کشتہ مر جاتا ہے یعنی مر جائے تو اکسیر ہو جاتا ہے ۔ پھر کسی مریض کو نقصان کی بجائے فائدہ بخشتا ہے ۔ عشق حقیقی میں یہی تاثیر ہے ۔ صادق الیقین طالب کے دل میں اپنے مطلوب کی یعنی محبوب کی محبت سے تڑپ پیدا ہوتی ہے اور یہ تڑپ ابتدائی فیضیاب ہونے کی نشانی ہے ۔ ہنڈیا میں پانی ہو تو آگ دینے سے اُبلے گا ۔ جب پانی سوکھ جائے گا تو اُبلنا بھی ختم ہو جائے گا ۔ جب پک جاتا ہے تو ہنڈیا اتار لی جاتی ہے ۔ یعنی جب تک تجھ میں ہستی ہو گی تو کچا کہلائے گا ہستی مر جائے تو پکا ہو جائے گا جیسا کہ جھوٹے فنا ہو جائے ۔ حق باقی رہ جائے گا ۔ طالب کو چاہیے کہ اپنی خواہشات لذات ، حرص و ہوا سے آرزو و جستجو سے مر جائے یعنی اپنے کسی وصف کو نہ دیکھے ۔ ہر وقت حق تعالےٰ کی ذات و صفات میں توجہ کے ساتھ نظر ڈالے رکھے ۔ خدا تو ایک دم بھی ہم تم سے

جدا نہیں۔ اپنے ارادے اختیار سے خدا کے لئے خالی ہو جا۔ یار تمہارے سامنے ہے۔ اگر وہ چاہے تجھے اپنا آپ دکھا دے۔ تو اس کی یاد میں محو رہ۔ اللہ کو یاد کرنا ہی اس کو دیکھنا ہے یعنی اسم اللہ کو دیکھتا رہ۔ یہی وہ اللہ ہے جو اپنی ذات سے ظاہر ہے۔ وہ ہر حال ہمارا محرم اور ماہر ہے۔ وہی کریم وہی قاہر ہے۔

بندہ مسکین فقیر، اللہ غنی ہے تو اتنا جان کہ میں نہیں دیکھتا مگر دیکھنے والا تو مجھے دیکھ رہا ہے۔ نیک ہو یا بد، سب میں وہی ایک ہے۔ وہ عقل وہم خیال سے بالا تر ہے جو کسی کی سمجھ میں نہیں آسکتا کہ وہ کیا ہے؟ کیونکہ وہ لاانتہا، لازوال باکمال ہے۔ ہر فعل و افعال و اعمال کا خالق ہے۔ وہ سب کا واقف ہے اور کوئی اس کا واقف نہیں کہ کل کیا کرے گا؟ وہی دینے والا ہے وہی لینے والا ہے، ولایت و کرامت اس کے ہاتھ میں ہے۔ میں اس کے ساتھ ہوں وہ ہمارے ساتھ ہے۔ وہی سکھاتا وہی سمجھاتا ہے۔ یہ یار کے سامنے یار کی بات ہے۔ یہی نفی انسان ہے، اللہ اثبات ہے۔ دن رات یار کے لئے جاگ، غیر سے دور بھاگ۔ جلتی رہے عشق کی آگ، گاتے رہو الا اللہ کا راگ نہ نثر نہ نظم، غیر ختم۔ راز کی باتیں لکھنے میں نہیں آتی۔ جو تیرے نصیب میں ہے وہ تجھے مرشد کی محبت صحبت سے ملے گا۔ انشاءاللہ آمین

وباللہ التوفیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِن اللہ علیٰ کُلِّ شیٔ شھید ۰

رسالہ فرحت الفقر

من تصنیف

سخی سائیں راضی فقیر درازی صوفی قادری قلندر

دار الفقراء

امن پور شریف ضلع لاہور

فقیر خیال راضی نے الکتاب پرنٹرز پریس لاہور سے چھپوایا
اور پہلی بار ستمبر ۱۹۸۴ء میں امن پور لاہور سے جاری کیا

مُرشد راضی — رب راضی

آقائے نامدار سرورِ کون و مکان حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ سلم کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد رشد و ہدایت کا سلسلہ صوفیاءِ کرام اور اولیاءِ کرام نے جاری رکھا جو آج تک جاری ہے اور انشاءاللہ رہتی دنیا تک جاری رہے گا ان مبلّغانِ اسلام نے تقریر اور تحریر کے عوام کو احکاماتِ خداوندی سے روشناس کرایا۔ ان میں سے بہت سے بزرگ ایسے ہیں جنہوں نے تبلیغ کا یہ سلسلہ اپنی اپنی مادری زبانوں میں جاری رکھا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پیغامِ حق پہنچایا جا سکے۔ موسیقی چونکہ روح کی غذا ہے اور اس برصغیر کے لوگوں کے کان موسیقی سے خاصے آشنا ہیں چنانچہ بہت سے بزرگوں نے شاعری کو ذریعۂ اظہار بنایا صوفیا کرام نے شاعری راگوں اور راگنیوں میں بھی کی ہے کیونکہ وہ لوگ خود موسیقی سے اچھی طرح واقف تھے۔

پاکستان میں جن بزرگوں کو یہ شرف حاصل رہا ان میں حضرت شاہ مادھو لعل حسینؒ، بابا بلھے شاہؒ، بابا فریدؒ، سید وارث شاہ، حضرت سلطان باہوؒ، میاں محمد بخشؒ، خواجہ غلام فریدؒ سچل سرمستؒ، شاہ لطیف بھٹائیؒ، باباؒ، خوشحال خان

نکتہ خاص طور پہ قابلِ ذکر ہیں۔

ان ہی بزرگوں میں ایک خاص معتبر نام حضرت سائیں راضی فقیر رحمۃ اللہ علیہ کا ہے سائیں راضی فقیر قادری قلندر سال ۱۹۱۵ء میں پیر گوٹھ ضلع میرپور خاص صوبہ سندھ میں پیدا ہوئے آپ کا اصل نام محمد حسن تھا اور آپکے والدِ بزرگوار کا نام نامی اسم گرامی میاں کریم بخش تھا۔ میاں کریم بخش صاحب خود صاحب بصیرت بزرگ تھے۔ اور حضرت کرم اللہ شاہ جیلانی گھوٹکی والوں سے بیعت تھے راضی سائیں اپنی عمرِ عزیز کی ابتدائی کلیاں ہی توڑ رہے تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ اس دارِ فانی سے رخصت ہوگئیں۔ میاں کریم بخش صاحب نے آپ کو اپنے مرشدِ پاک کے سپرد کردیا چنانچہ آپ نے کرم اللہ شاہ جیلانی کی زیرِ نگرانی پرورش پائی۔ ابتدائی تعلیم وہاں سے حاصل کی۔ اسی مقام پہ حضرت پیر حافظ غوث محمد شاہ جیلانی سے قرآن پاک حفظ کیا۔ جب آپ کی عمر ۱۷/۱۸ سال ہوئی تو آپ نے اپنی جائے پیدائش کو خیرباد کہہ دیا اور مرشدِ کامل کی تلاش میں کسی انجانی منزل کی طرف روانہ ہو پڑے۔ کئی کوس کا پیدل سفر کرنے کے بعد آپ سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ کے دربار پہ پہنچے وہاں پہ آٹھ دن گزارے اور روزہ سے رہے۔

اس عالی دربار سے آپ کو حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری

لاہور کے مزار پر حاضری کی بشارت ہوئی چنانچہ وہاں سے آپ سیدھے لاہور پہنچے اور تین ماہ تک داتا علی ہجویری کے مزار پر رہے۔ اس دوران آپ حالتِ مجذوبی میں رہے اور اکثر روزہ سے رہے اس مقام پہ آپ کی ملاقات نارووال شریف کے باباجی حضرت محمد شفیع المعروف قلندر علی درازی سے ہوئی بابا محمد شفیع ۱۴ سال سے داتا دربار میں محوِ عبادت تھے بابا محمد شفیع مرحوم نے آپ کو نہلایا دھلایا، ناخن وغیرہ اتروائے اور کپڑے پہنا کر اپنے ساتھ لے گئے وہاں پہ آپ نے بابا محمد شفیع کے ہاتھ پہ بیعت کی اور تین ماہ وہاں پہ رہے، مرشد محمد شفیع رح کے بارے فرماتے ہیں ؎

ہادی محمد شفیع ہویا ہر جا عین عیان اے
رمز روحانی یار سکھائی راضی ہو رحمان اے

یا

ہادی محمد شفیع ہے یاد مینوں
تیرا نور حسن ارشاد مینوں
رناں عشق بندہ کسے ڈنج دانہیں

تین ماہ کی حاضری کے بعد باباجی نے آپ کو رخصت کیا اور آپ پھر داتا گنج بخش علی ہجویری رح کے دربار میں حاضر ہوئے چند دن یہاں پر حاضری دی پھر آپ کو دکھن کی طرف سفر کا

حکم ملا - یہ حکم سنتے ہی آپ اٹھے اور موجودہ جگہ "امن پور" میں آکر قیام کیا اور یہی امن پور ان کی آخری آرام گاہ بنی۔

حضرت راضی سائیں مرحوم نے بلھے شاہ رح، شاہ حسین رح سچل سرمست اور خواجہ فرید جیسے عظیم صوفی شعراکرام کی طرح اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لیئے شاعری کی مشہور صنف کافی میں کیا انہوں نے اپنے پہلے مجموعۂ کلام دیوان "درد عشق" میں اردو اور فارسی کے علاوہ سندھی اور پنجابی کافیاں بھی شامل کیں۔ تین سو آٹھ صفحات کی اس کتاب میں کافیوں کا ایک بحر بیکراں موجزن ہے - دیوان درد عشق کی چھپائی اور لکھائی سائیں خیال اللہ کی کوششوں کا نتیجہ ہے سائیں خیال اللہ حضرت راضی سائیں کے مریدان خاص میں سے ہیں بلکہ سائیں خیال اللہ کو کاتب راضی سائیں کہنا زیادہ مناسب ہوگا - آپ ہر وقت سائیں مرحوم کی خدمت میں حاضر رہتے اور راضی سائیں کو کچھ ارشاد فرمانا تو وہ سائیں خیال اللہ کو آواز دیتے سائیں خیال اللہ کاغذ قلم لے کر حاضر ہو جاتے اور سائیں مرحوم کے شعر، گفتگو یا فرمان نوٹ کر لیتے۔

دیوان درد عشق کے بعد سائیں خیال اللہ صاحب کی زیر نگرانی چھپنے والی یہ دوسری کتاب "فرحت الفقر" آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ کتاب راضی سائیں مرحوم کی ان تقاریر اور فرمودات پر مشتمل ہے جو سائیں خیال اللہ صاحب راضی سائیں کے حکم پہ

سپرد قلم کرتے رہتے تھے ۔ علم وادب اور پند و نصائح کا یہ معطر
گلدستہ سائیں خیال اللہ صاحب کی محنت اور لگن سے ہم تک
کتابی شکل میں پہنچا ہے یہ وہ گلدستۂ علم و دانش ہے جو
صاحب دل لوگوں کے لئے ایک انمول خزانہ ہے جو ان کے
دلوں کو اپنی خوشبو سے معطر رکھے گا اور ان کے دلوں کو
قوتِ ایمانی سے گرمائے گا ۔

میری دعا ہے کہ خداوند کریم جل شانہٗ ہمیں راضی سائیں مرحوم
کے فرمودات پہ عمل کرنے کی توفیق دے ۔ (آمین)

راجہ رسالو

۲۲ ۔ جی جیین ۔ محمد علی سٹریٹ
شیش محل پارک شاہجہان روڈ لاہور
۱۴ اگست ۱۹۸۴ء

مختصر سوانح حیات

ہادی مرشد سخی سائیں راضی فقیر درازی صوفی قادری قلندر صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کا اسم مبارک محمد حسن المعروف سخی سائیں راضی فقیر صوفی قادری قلندر، ولد حضرت بابا کریم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ بمقام پیر گوٹھ ضلع میرپور خاص سندھ۔ تقریباً ۱۹۱۵ء میں پیدا ہوئے۔ پیدائش کے چند سال بعد آپ کی والدہ صاحبہ وفات پاگئیں بعد میں آپ کے والد صاحب نے آپ کو اپنے مرشد حضرت کرم اللہ شاہ جیلانی صاحب گھوٹکی والے جو کہ حضرت غوث پاک دستگیر کی اولاد میں سے ہوئے ہیں ان کے حوالے کیا پیر کرم اللہ شاہ صاحب زاہد عابد بزرگ پیری مریدی والے نیک مرد تھے آپ نے اپنی بلاغت کی عمر شہر گھوٹکی میں ان کے زیرسایہ پرورش پائی اور یہاں علم شریعت حاصل کیا اور حضرت پیر حافظ غوث محمد شاہ صاحب جیلانی سے قرآن کریم حفظ کیا۔

شروع ہی سے آپکے دل میں خداوند عزوجل کے وصال حسن و جمال کا خیال رہتا تھا۔ آپ مرد مجرد رہے ہیں آپ سترہ اٹھارہ سال کی عمر میں ہی طریقت کا راستہ طے کرنے کے لئے

کامل مرشد حاصل کرنے کے واسطے اپنے آبائی گاؤں سے مست
ومجذوبی رنگ میں بے اختیار بغداد شریف کی طرف منہ کرلیا
اور اپنے آپ کا اپنے اللہ کریم کو مددگار و محافظ سمجھ لیا اور
پیدل سفر کرتے ہوئے ۔ راستہ میں جب شہر لاہور شریف میں
سردار سخی مخدوم علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش فیض عالم کی
درگاہ اقدس میں فیض عشق حاصل کرنے کی نیت سے حاضر ہوئے
تو یہیں سے ہی اپنا مقصد یعنی مطلوب کو پالیا ۔ آپ سے آتا
ہے کہ ناقصوں کے پیر کامل نے میرا سوال پورا فرمایا اور اپنے
صوفی قادری فقر کے فیض سے مستفیض فرما کر اللہ کریم کی درگاہ کے
دوستوں میں مجھے شامل کیا اور آپ کا طریقت میں پیر و مرشد
صوفی قادری قلندر سخی فقیر محمد شفیع صاحب المعروف قلندر علی
درازی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ فرماتے ہیں کہ ہادی مرشد نے
مجھے کفر و اسلام اور تمام مذہبوں کی قید سے آزاد کیا اور وحدت
حقیقی کا جام پلایا ۔ آپ بے بجگے اپنے ہادی مرشد کی تعریف میں فرماتے کہ میں نے
ہادی محبوب جیسا بے ریا سچا فقیر پُر نور شفقت والا اور پُر محبت مخلص درویش
کوئی نہیں دیکھا جس نے مجھے اپنی ہستی سے نکال دیا اور اللہ کے
عشق و محبت میں سرمست بنا دیا اب میں سوا اللہ کچھ نہیں
جانتا جو پہلے تھا وہی پالیا جو ایک دم بھی جدا نہیں ہو سکتا
چودہ طبق کے اندر باہر حی القیوم قدیم بس رہا ہے ۔ الحمد للہ

سب تعریف ذاتِ حق کے لئے ہے آپ ہی دیکھتا سنتا۔ جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے۔ اللہ باقی و من کل فانی۔

اس کتاب فرحت الفقر میں آپ کی ہدایت و نصیحت بیانِ عارفانہ سے ہی فقیرانہ فن و رموز تصوف کے اشارات لطیف ہیں۔ جو طالبانِ حق کے لئے، ہدایت مفید، عارفوں فقیروں کے لئے فرحت، دردمندوں کے لئے دلداری، دردیشوں کے لئے دل ریشی، عاشقوں کے لئے لذت، زاہدوں کے لئے زیادت، عام کے لئے دلچسپی اور خاصانِ خدا میں یہ کلام مقبول پایا جاتا ہے۔ جیسے اللہ کریم کے پیارے دوستوں صوفیائے کرام سے آپ کے پیر مغاں، منصور آخر الزمان، حضرت سچل سرمست حضرت امام بھٹائی لعل لطیف رح، حضرت بلھے شاہ صاحب رح، حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رح، اور حضرت سلطان العارفین باہو باخدا صاحب رح کے کلام میں معرفت کے موتی بکھرے پڑے ہیں اسی طرح اس محقق کا کلام بھی ان کے کلام کے ساتھ ملتا جلتا واضح ہوتا ہے۔

مجھ سے اس پاکباز مرد درویش کی تعریف تحریر نہیں ہوسکتی اور میں طریقت میں ان ہی کے ساتھ وابستہ ہوں اور کافی عرصہ سے آپ کی صحبت و خدمت میں رہا ہوں میں نے آپ کا حال ہر روز نئے رموز میں پایا ہے جو میرے وہم و عقل سے بالاتر ہے

آپ کی سیرت میں سادگی، درد دلی، محبت شفقت قربت اور سوز وگداز سے بھرپور پر نور دیکھا ہے ہر وقت وحدت و توحید میں گم رہتے ہیں اور محبت میں محو واللہ سے یگانہ اور اپنے آپ کو فانی الصفت و باقی الحق کے ساتھ ثابت کیا ہے۔

آپ سرکار کی عمر تقریباً ۶۰، ۶۱ سال کے قریب ہے اور آپ کا وقتِ وصال مطابق ۱۳۹۵ھ ۷ ذوالحج بروز جمعرات شام ۴ بجے باحق ہوئے مطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۷۵ء اور آپ کا عرس مبارک ہر سال ۶، ۷ ذوالحج کو بڑے عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے جس میں آپکے طالبانِ حق و مریدان کے علاوہ کئی عقیدت مند حاضری کے لئے آتے ہیں اور فیض دارین حاصل کرتے ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ کرتے رہیں گے۔ (آمین)

وباللہ التوفیق

آپکا دربار شریف درگاہ دار الفقر امن پور شریف میں ہے جو کہ ملتان روڈ چونگ سے مشرق کی جانب ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے آپ کے چھوٹے بھائی جناب فقیر رحمدل سائیں صاحب آپکے گدی نشین ہیں خداوند کریم انکو سلامت رکھے۔ (آمین) وباللہ التوفیق

آخر میں ان مخلص دوستوں محسنوں کا تعارف کرانا ضروری ہے جنہوں نے اس رسالہ فرحت الفقر کے طبع ہونے میں خلوص دل

سے ہم سے تعاون فرمایا ان میں سے ایک جناب راجہ رسالو صاحب ہیں ۔ وہ ہادی پاک سخی راضی سائیں صاحب کی محبت ، صحبت دیدار ملاقات سے سرفراز ہیں اور کافی عرفان حاصل کیا ہے ۔ راجہ صاحب نے اپنے مفید مشوروں سے ہماری کافی مدد در رہنمائی فرمائی ، ہم انکا شکریہ ادا کرتے ہیں اور جناب محمد آصف خان صاحب نے اپنی زیر نگرانی اس کتاب کی لکھائی و چھپائی میں ہماری کافی رہنمائی و مدد فرمائی ہم ان کے بے حد شکر گزار ہیں اور جناب یعقوب ناسک صاحب عرف پُر محبت سائیں جو کہ ہادی پاک کے خاص طالبان حق میں سے ہیں ۔ انہوں نے بڑھ چڑھ کر اس کتاب کی طباعت میں حصہ لیا اور فقیر فضل اللہ سائیں جو کہ ہادی پاک کے طالب خاص ہیں ۔ یہ بندۂ مسکین کے ساتھ ساتھ رہے ہیں اس کتاب کا ٹائیٹل کنول مشتاق صاحب نے بنایا ہے خداوند کریم ان سب صاحبان کو اجر عظیم عطا فرمائے ۔ آمین ،

خادم الفقراء جامع العرفان سائیں خیال اللہ المصطفائی
آستانہ درگاہ امن پور شریف چوہنگ ملتان روڈ لاہور

۲۸ / ۸ / ۹۲

۱

کلامِ تصوّف کے اشارات اور معنی

من تصنیف فقیر راضی سائیں صاحب درازی صوفی قادری قلندر

اول اللہ ۔ جس شخص کے دل پر اپنی ذاتی تجلیات اور اپنی ازلی عنایات، محبت میں اپنی ملاقات کے لئے دِل میں بولنے کی جگہ بن جاتا ہے اور وحدت یافتہ زبانوں سے اپنی کلام کا اسرار ظاہر کرتا ہے ۔ کچھ بندے اللہ کریم کے ایسے بھی ہیں جو ہر وقت اللہ کریم کو ظاہر و باطن بجان پہچان کر، اس کے اختیار میں بے اختیار ہو کر ۔ اپنے اندر سے ہی توحید کے ساتھ مل کر ایک سے . . . ایک ہوتا ہے ۔ جب چاہتا ہے اپنے دوستوں کو محقق بنا کر، اپنے تصرف سے تصوّف میں دیدار سے سرفراز فرمالیتا ہے ۔ تصوّف کے کلمات، حرفِ تحریر میں آسکتے ہیں مگر معنی لفظوں میں نہیں آسکتے، اہلِ ارواح جو بھی ہیں ۔ وہ ہر معنی سے معنی حق تعالےٰ کو جانتے ہیں۔

وباللہ التوفیق

اول بسم اللہ آکھاں حمد اللہ
کل داتوں مالک حقیقی شہنشاہ

۲

دیوان دردِ عشق میں سب سے پہلے کلام حمد شریف کی تشریح و معنی - جو آپ سخی ہادی پاک نے خود کی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ آپ کا ارشاد ہے کہ ۔

عاشق حقیقی کا دِل اور ضمیر اپنے حقیقی محبوب ۔ ۔ ۔ ۔ یعنی اللہ ربّ العالمین کے مشاہدہ میں لگا رہتا ہے اور خاصانِ خدا کی یہ پاک عادت ہوتی ہے کہ جب کوئی کام اور کلام کہتے ہیں - تو اوّل میں اپنے مالکِ حقیقی خداوندِ عالم کی حمد و تعریف کے ساتھ شروع کرتے ہیں - کیتوئی عشق ظاہر یعنی جب اللہ نے اپنا عشق ظاہر کیا ۔ تو صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کائنات کا مصاحب اور اپنے آپ کے دیکھنے کا شیشہ روح القدس ظاہر کر دیا - جب عاشق اپنے محبوب کی محبت میں غرق ہوتا ہے تو اندر باہر سب اُسی کو ہی کافی جانتا ہے ۔ اور اللہ نے اپنے روح کو آدم میں پاکر ، اپنی ذات ہی کو سجدہ کروایا - اور انسان کو نفی کے ساتھ بیان کر کے اِلا اللہ والا - یعنی اثبات کا راہ ۔ ۔ ۔ دکھایا جب فقیر فنائی کا راز پاتا ہے تو اللہ کو ہی اللہ سے دیکھتا ہے اور اسی سے ہی خودی غیر

شرک سے پناہ مانگتا ہے اور کہتا ہے کہ تو قدیمی لازوال قادر ہے اور سوائے شرک کے بے عیب داتا ہے اور اپنے محبوب کو ایک ہی ایک جانتا ہے اور باقی تمام جہان کو اسی کے دروازے کا گدا جانتا ہے۔ اور درویش اپنے آپ سے فانی ہو کر خداوند عالم کی فضل نگاہ کو دیکھتا ہے۔ اور اپنے تمام اوصاف میں اپنے یار کی سمائی، عشقِ الٰہی کے غلبہ کی وجہ سے۔ دل خیال سر ساہ ہیں اپنے سچے یار کو پاتا ہے محبوب جب چاہتا ہے تو عاشق کے خیال میں بقا کی جستجو پیدا کر دیتا ہے پھر عاشق یہی جانتا ہے کہ میرا فراق یا وصال سب حال میرا محبوب خوب جانتا ہے۔۔۔

۳

بھلایاں نہ بھلدا   محرم راز دِل دا

اِس کلام کی تشریح و معنی آپ نے یوں بیان فرمائی ہے

کہ محبّ کو اپنے محبوب کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا چونکہ دوست ۔۔۔۔ دوست سے آنکھیں بند کر لے ۔۔ تو۔۔۔۔ نہیں کر سکتا ؟ اِس حال میں فقیر کہتا ہے کہ میں نے اپنے حقیقی یارِ ازلی کو بھلایا۔ مگر بھول نہ سکا اور اس کو ظاہر باطن ایک ہی دیکھا۔ جو احد ہی احمدؐ ظہور میں آیا۔ وہ جمالِ نورِ الٰہی محمدؐ صورت میں پایا گیا۔ وہ پیدا کرنا مارنا، جلانا خوب

جانتا ہے عاشقوں نے اس کا راز پالیا اور لاخوف ہوئے ۔ جیسا
کہ حسین علیہ السلام نے شہادت دی اور معلوم ہوا کہ یہ سختی ،
خنجر ، بھالے ، سُولی یار کے ساتھ ملنے کا ایک سبب ہے اس
لئے محبوب قصائی کی طرح کات اٹھاتا ہے اور عاشق بکرے کی
طرح بے اختیار سر جھکا کر حلال ہو جاتا ہے ۔ اب نہ جسم رہا نہ
جان رہی ۔ یعنی انسانیت ختم ہو گئی اب ہر صورت میں بے
صورت پہچان لیا مجھ میں کیا تجھ میں سوائے اللہ کوئی نہیں ۔ یہ موجودات
لاالہ ہے ۔ اپنے آپ سے فانی ہونا اللہ کے ساتھ باقی رہنا ہے
جو اندر باہر ایک ہے ۔ مجھے یار محبت سے ملا ۔ اس کی لطافت
احاطہ نہیں وہ مدام ہے ۔ آخر اوّل وہی ہے ۔ ہر رنگ میں آپ
ہی راضی رہتا ہے ۔ کیا عجب عشق کی رمزِ اعلیٰ اور انوکھی چال
ہے ۔ ختم غیر خیال ہے ۔

۴

یہ ایک خط سے مضمون لیا گیا ہے آپ فرماتے ہیں ۔
کہ اے محبانِ دل ! غور سے سمجھنا چاہیے کہ ... اللہ کریم
اپنے بندوں کا شفیق و مہربان ہر وقت محافظ ہے اور ان کا
بھید ۔ دنیا کے بندوں سے محفوظ رکھتا ہے ۔ چونکہ دنیا دار عقبیٰ
کے حرص و ہوا میں گرفتار ہو کر فقط اپنی عزت کی پوجا میں لگا

رہتا ہے اور دولت، عزت، نیکی، بدی، ثواب، گناہ، خوشی غمی، سب نفس پرستی کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس لئے محقق درویش اللہ کے پیارے لوگ اپنے آپ سے فانی ہوکر، غیر فانی ذات اللہ کے ساتھ باقی رہتے ہیں۔ جو شخص اپنے آپ سے اندھا ہو جائے وہ ظاہر باطن محبوبِ حقیقی کا مشاہدہ دیکھ سکتا ہے۔ خودی سے بے خود ہوکر، خدا کو ملتا ہے۔ پھر جو شخص اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ وہ اللہ سے اندھا رہتا ہے اور خود پسند، خدا پسند نہیں ہوتا پھر جو شخص خدا پرست ہے وہ خود پرست نہ ہوگا۔ ہر بات میں لطیف رمز وعرفان حاصل کرنا چاہیے اب فکرِ خیال سے، دل میں دیکھئے تو اللہ مالک الملک ہر وقت کُلِ شئ شہیدٌ ہے۔ کلُ کائنات ہم تم ذرہ ذرہ، ہر بات، سر روح دِل بدن کل جزو، اوّل آخر ازل ابد، ربّ العزت کے وسیع اختیار سے ہرگز باہر نہیں۔ جیسے مٹی کمہار کے اختیار میں ہے ایسے ہی مخلوق پر خالق اختیار رکھتا ہے۔ اللہ باقی دُمن کُل فانی، نہ گیان رہا نہ گیانی۔ نہ جسم نہ جان نہ مکیں نہ مکان، نہ فقیر نہ سلطان نہ دم نہ انسان نہ یہ نہ وہ حیرت ہیئت، اُنت نہ کو۔ سوائے راضی اللہ ہو۔

۵

جاننا چاہیے کہ دردِ عشق سے ہی دردِ عشق ملتا ہے۔ میں جس کو ڈھونڈتا تھا وہ میں خود نکلا۔ جب دیکھتا ہوں۔ سب اسی کو عجب دیکھتا ہوں۔ مَیں یار میں، یار مجھ میں، ہر دم قُرب دیکھتا ہوں۔ بیچ کوزے سمندر سما گیا۔ راضی ہو یگانہ رب دیکھتا ہوں۔ دردِ عشق پیدا ہوا۔ اندر میں کل اسرار ہے۔ جانتا سنتا ہے سب کچھ بولتا اللہ ہے۔۔۔۔

۶

اے طالبِ صادق، معلوم ہو کہ ایک حرف کے سمجھنے کے لئے قرآن، کتابیں، حدیثیں بیان کی گئی ہیں مگر جس میں یار آپ سما جاتا ہے اس کو اس ایک حرف کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ چونکہ عاشق ہر وقت اپنے آپ سے فانی ہو کر، حقیقی محبوب کے مشاہدہ میں رہتا ہے۔

۷

اور یہ بھی کہ حقیقی مالک کے مشاہدہ میں اپنے آپ کو گم کرنے سے خودی سے خلاصی حاصل ہوتی ہے یعنی جو اللہ رحمان کی رضا

وہی ہماری تقدیر ہے۔ جان جسم سے فانی ہونا ہی ہمارے حق میں
اللہ کا نیک ارادہ ہے چونکہ سوائے مشاہدہ حق کے اپنی خواہشیں
سب خود نفسی یعنی طبیعت کی شرارتیں ہیں اپنے وصف اوصاف
کے دیکھنے والا شخص ہمیشہ حجاب میں رہتا ہے آپ کو اللہ ذوالجلال
روح، دل، نفس کی رمزِ حقیقت سے شناسا کرے اپنی فقرا
میں فنائی کا رنگ دے کر بقا عطا فرمائے (آمین)

۸

اے طالبِ مولا جاننا چاہیے کہ دکھ تکلیف میں اہلِ رضا لوگ
راضی رہتے ہیں۔ اور مرد محقق ہر واقعہ میں اللہ کو کافی قریب
جانتے ہیں مگر اللہ رب العزت کی محسن نوازش میں رضا کے راز میں
سدا راضی رکھنے والا حکیم سمیع بصیر و نعیم ہے۔

اللہ رحمان ہم سب مخلوقات کا پالنہار، حقیقی مالک اپنے
اختیار کا حاکم، اپنے حکم کے ساتھ ہر چیز کو جیسا چاہتا ہے بنا
دیتا ہے مگر مخلوق کو خالق کے اختیار میں ہرگز کوئی اختیار نہیں۔
اللہ کے بندوں کو مکڑے کے لئے۔ یا کسی نفسانی خواہش کے لئے
طبیعت میں کوئی شکایت، خدا کے حضور میں بلا شکوہ پاک رہنا چاہیے
اللہ کے طالب سچے ہوتے ہیں۔ اور دنیا کے طالب جھوٹے
ہوتے ہیں۔ پھر دنیا کے طالب دوزخی اور اللہ واحد ہو کے طالب

جنتی ہیں۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ تمام انبیاء، امام، اولیاء، فقط اللہ کے طالب ہیں جو صرف رضا سے ہی رحمٰن کے ساتھ زندگی بقا رکھتے ہیں۔ آپ پر اللہ کی رحمت ہو آپ زندہ دِل اکثر مصیبت کے وقت بے فکر رہا کریں۔

وباللہِ توفیق

۹

اے طالب صادق سمجھنا چاہیے کہ ورد وظیفے اور سب حیلے وسیلے، اللہ تعالیٰ کی مہربانی، عنایت اَزلی بغیر انسانی ارادے سب بے کار ہیں اور جو شخص اپنے رب رحیم کو راضی کرنا چاہتا ہے وہ ہر صورت میں اس کی رضا اختیار کرتا ہے۔ اور اپنے دل میں دھیان سے دیکھے کہ مجھ میں خام عادتیں کون سی ہیں۔ اور خاص عادتیں کون سی ہیں۔ جب تو ایسا کرے گا تو تجھ کو خود اپنے اندر سے ہی سچ اور جھوٹ کی پہچان ہو سکتی ہے۔ کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے بس ہر صورت نیک خیال رہنے کا نام بلند نیکی ہے جو رَبّ رسولؐ کے ساتھ مِلا سکتی ہے۔ ورنہ روزے نفل نمازیں سب فضول ہیں اور اپنے حال کی حقیقت ہر وقت اپنے حقیقی مالک کے پیش خدمت رہے چونکہ وہ ہر دم کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے۔ بالیقین، سعادت مند شخص کو سمجھنے کے لئے ایک حرف کافی ہے۔

اے عزیز! زندگی کا جو وقت گزر چکا ہے۔ اس کی تکلیف بھی گزر جاتی ہے۔ اب جو کل کا وقت آنے والا ہے۔ اس میں خدا کے سوا بندہ بے خبر ہوتا ہے۔ یعنی ہر صورت خوشی، غمی خدا کی طرف سے سمجھ کر اس کی رضا میں راضی رہنا چاہیے۔ چونکہ وہ ناز والا ہے۔ اور خلق نیاز مند ہے۔ اللہ والوں کی پہچان اللہ والوں کو ہے اور ذات حق کی پہچان۔ ذات حق سے ہی نصیب میں ملتی ہے جو یار کی مرضی، سوئی عاشق کا نصیب ہے اور اللہ کے طالب جنہوں نے اپنے دل میں ایک اللہ حقیقی، مالک الملک مولا کریم کے سوا کچھ یاد نہ رکھا۔ وہ سدا خوشحال خیال میں خدا سے وصالِ باجمال جلال اللہ ہو میں محو ہو گئے۔ جہاں جان جسم کی جگہ نہیں ہے" وہاں ہم تم فنا بقا، یہ وہ وحدت کے دریا میں سوا اللہ سب غرق ہو گیا اور فقر و فنا فی اللہ کو فقط توحید سے تعلق ہے۔ جسم جامہ جان جمعیت یہ پوست ہے وہ ہمہ اوست ہے۔ جان جسم کو موت کا ذائقہ چکھنا ضروری ہے اگر ضروری نہ ہوتا تو یہ چیزیں پیدائش میں بھی نہ آتیں۔ اے طالبِ صادق! تو اپنے دل کی حقیقی آنکھوں سے اپنی حقیقت کو دیکھ در قدیم کا کلام یعنی ذکر اللہ قدیمی زبان سے ہو سکتا ہے اور قدیمی کانوں سے سنا جا سکتا ہے

اپنے حواسوں کو ناکردہ کاموں سے بند رکھے یعنی روزہ رکھ
قدیم زبان، کان، آنکھیں کھل جائیں گی اور درد
دل منزہ خیال رکھنے والا شخص روزہ ، یعنی جھوٹ، د
تمام بری باتوں سے ان حواسوں کو بند رکھتا ہے جب یہ صف
پیدا ہو جاتی ہے تب صرف حق بولتا ہے۔ حق سنتا ہے حق
دیکھتا ہے مگر یہ سب کام کریم کرم کرنے والے کی ازلی عنایات
و مہربانی پہ مدار ہے۔ .... لا تقنطوا من رحمت اللہ ذ
پاک کی رضا کی رسی مضبوط پکڑ .... اللہ کافی باقی سب
معافی۔

۱۱

اے عزیز! معلوم ہونا چاہیے کہ اپنے حقیقی مالک اللہ کریم
مہربانی و رضامندی حاصل کرنے کے سوا سب خیال خام ہیں
واضح ہو کہ دنیا و عقبیٰ کا طالب خود پرست اپنی خواہش کا مختار
یعنی نفس پرست ہوتا ہے جو شخص غائبانہ فقط رب رحمٰن کو تم
مخلوق کا پالنہار روزی رساں، صدق یقین سے حاضر ناظر کل
حال میں کافی جانتا ہے۔ اس کو کوئی غم دکھ درد معلوم ہی
ہو سکے گا چونکہ سوائے اللہ معبود و مقصود دل کا دلبر و محبوب کوئی
نہیں ہے جب تک نفسانی خواہش کی پوجا انسان کرتا ہے
تو فکر اندیشہ۔ شک۔ گمان، وہم خطرے سب مرضوں کی

مثال دل پر اثر کرتی رہتی ہیں۔ مگر جب تو خود پرستی چھوڑ دے گا۔
اس وقت تو خدا پرست ہو گا۔ دنیا و عقبیٰ کا طالب ہونے
کی وجہ سے انسان اپنے سچے سبحن اللہ کریم سے رسوا رہتا ہے
سب مشکلوں و مصیبتوں کا مشکل کشا ایک اللہ ہے۔ اللہ کا
عشق یعنی اللہ سے محبت کر۔ تو اللہ تجھ سے محبت کرے
ذکرِ اللہ یعنی ہر دم اللہ رسول اللہ دل میں یاد رکھنا ہی
اللہ کا عشق کمانا ہے اپنے سب کام حال قال۔ بات ذات
ربّ العزت کی رضا میں پھینک دے اور با توکل با رضا با وفا
باصفا و صادق پختہ عزم، نیک نیت، با اخلاق، با حیا۔ بے
حجت بے حال مظلوم و معصوم ہو کر حق کے حضور میں دعا التجا
کرتے رہنا چاہیے اللہ رحمن بڑا فضل والا ہے بے حد کریم
ہے، معاف کرنے والا مہربان ہے۔ (آمین)
دردِ دل مردِ دل ہوتا ہے۔

۱۲

اے طالبِ صادق! جو وقت گزر چکا ہے اور جو گزر رہا
ہے۔ جو ہو گا یہ سب کچھ حقیقی یار کو ابتدا سے انتہا تک حال
معلوم ہے۔ حقیقت میں خدا خود نیک اور بد یعنی ہر فعل کا
آپ ہی فاعل ہے بلکہ مہندی میں لالی کی طرح سب میں یار

ہی یار سمایا ہوا ہے۔

اور طالب کو جو اللہ کی راہ میں رکاوٹیں پیش آتی ہیں وہ سب فانی ہوتی ہیں۔ اے فقیر تو اپنے آپ کو نہ ہونے سے تعبیر کر اور اپنی رویت دیکھنے سے سدا ساقط رہ یعنی تو اپنے آپ کو یاد نہ کرے گا۔ تو تجھے اپنے خودی والے وصف اور گناہ بھی یاد نہ آئیں گے۔ اسی حال میں حق کی وحدت کا خیال ہو۔ ہوا سے نکل کر لاوجود، موجود کو ملتا ہے مگر تصوف والوں کی صحبت کے سوا طریقت کا راستہ طے کرنا بہت مشکل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۳

اے عزیز! فقیر اپنے حقیقی محبوب ربّ العزت کے سوا نہ کچھ مانگتا ہے اور نہ کچھ دیکھتا ہے۔ فقیر سو ہے جو سوائے اللہ ذاتِ حق کے بغیر کچھ نہ سنے، نہ کچھ دیکھے اور نہ کچھ بولے چونکہ فقیر فقط واصل باللہ ہونے کا نام ہے۔ اے درویش تو اپنے آپ کو دیکھ اور صحیح پہچان کہ میں کیا ہوں اپنے آپ کو غیر حق نہ سمجھ اور دوئی کے شک وگمان سے باہر نکل۔ جب تو ایسا کرے گا تو بے صورت کا اس صورت میں جلوہ جلالی وجمالی، دیدار، قربِ ذاتی ظہور ظاہر وباطن ایک اللہ ہی ذرّہ ذرّہ میں پدیدہ، گویم وجویم حق شنیدہ، تمام صفاتِ حمیدہ میں سبحان سمایا

ہوا نظر آتا ہے موجودات سے فارغ ہو یعنی اپنے ظاہر کو کبھی نہ دیکھ ظاہر فانی ہے اسے چھوڑ دے حق کو تسلیم کر، لاؔ کو چھوڑ اِلّا ہو کر للہ رہنا۔ یہی کلمہ کہنا سدا راضی رہنا ۔۔۔۔۔ جو شخص اس کلام پہ قابل اعتبار، کامل یقین، صادق دل ہوتا ہے سو خاص الخاص فقرا کے ذریعے طریقت طے کر کے اور معرفت حاصل کر کے حقیقت میں بلا شک و شبہات کے عشق و محبت میں ثابت قدم رہے گا۔ ورنہ جھوٹ بولنے یعنی عہد شکنی کرنے کی وجہ سے نفسانی خواہش پر چلنے والا شخص بد بخت پُر زوال، شہوت پرست، دنیا پرست، بداخلاص۔ حرصِ و ہوا کی بلا میں پھنس جائے گا اب اپنے آپ کو پہچان یعنی اپنے اندر دھیان کر کہ میں کون سے خیال میں ہوں۔ کون دیکھتا ہے کون سنتا ہے کون کرتا ہے کون بولتا ہے۔ یہ سری سخن ہے خود مسجود خود موجود حق محبوب ہے۔

(۱۴)

اے عزیز! تجھے معلوم کرنا چاہیے کہ اللہ کے عشق میں اس کی محبت حاصل کرنے کے لئے فقراء میں کیا دستور ہے۔ یعنی خودی کو کھا کر دیکھا تو سب کائنات خدا کا ہی حضور ہے اور ظاہر باطن ذاتی ظہور کے سوا موجودات کل کا فور ہے جو شخص جان

اور جہان سے آزاد ہوا۔ سو حقیقی محبوب کے مشاہدہ میں سدا آباد ہوا۔ مگر یہ سب حال اللہ ہادی کی ازلی عنایت، شفقت، حمایت کے بنا کسی حیلا سازی سے نہیں ملتا اگر یار چاہے تو دیدار دے کر دل لوٹ لیتا ہے۔ پہلے خلق عالم سے بیگانہ کرتا ہے اور اپنے آپ کے ساتھ یگانہ کرتا ہے۔ اور جو کچھ ہو رہا ہے منجانب ربّ العزت اچھا ہو رہا ہے اور چلاکشی و تقویٰ اطاعت، وحدت میں سب ریاکاری اور دوئی کا نتیجہ ہے۔ حقیقت میں چلہ کے معنی یہ ہیں کہ پہلے اپنے آپ سے منہ موڑنا دوسرا دل کو خدا کی رضا میں خدا سے لگانا۔ تیسرا اللہ کے اختیار میں اپنی تمام خواہشیں اور کل اختیار سے بے اختیار ہونے کا نام فقراء بتاتے ہیں۔ اب تو عبارت کو چھوڑ اور معنی کی تحقیق میں آ کر پہچان کہ میں کون ہوں۔ عاشق خودی کھا کر خدا دیکھتے ہیں اور اپنے اندر یار دیکھ کر قلندر ہوتے ہیں   باتوفیق باللہ

۱۵

اور معلوم ہو کہ بے توکل ہونے کے سبب ابتداء میں طالب پر حال دیوانگی وارد ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ ہر دل کا حال خیال اللہ سچے یار کے ارادے اختیار سے ہرگز باہر نہیں ہے۔ عالم نفوس، علم ارواح، دلاں جاناں ہادی ربّ العزت

کی ہر وقت ایک مٹھی میں ہیں۔ حق لاشریک ہے فعالٌ مایُرید
یعنی اپنی مرضی سے جو چاہتا ہوں کر ڈالتا ہوں گھڑی مارتا ہے
گھڑی جلاتا ہے۔ اور محبوب کا مارنا ہی عاشق کی زندگی ہے
یہ تمام موجودات پانی کے اوپر مثل حباب دیکھا۔ میں اس میں
وہ مجھ میں ایک ہی ذات شتاب دیکھا۔
اور اللہ کریم سے ہی اللہ کو دیکھا جا سکتا ہے اس کی وحدت
میں محو ہو کر کلمۂ حق کہنا حق ہے۔ فرشتے، جن، انسان سب
اس کے کمال میں عاجز ہیں۔ اس کا پورا بھید کسی نے نہیں پایا
اس کی ذات بے صورت ہے وہ اپنی ذات صفات میں یکتا
ہے۔ وہ بے رنگ ہے مگر ہر رنگ میں سمایا ہے جیسے دریا، سمندر
میں پانی ایک ہے۔ زمین کے نیچے اوپر نہر دل میں نینوں میں
وہی پانی ایک ہے۔ وہ صادق دل سے اپنے سچے عاشق دردیشوں
کو دردِ عشق دیتا ہے جو دم خیال کے ساتھ ہمیشہ روحانی بھید ظاہر
باطن، خفی اِخفا میں ہر وقت اسم ذات اللہ کو بلند پکارتے ہیں
اللہ حقیقت ہے بندہ شریعت ہے جب بندہ اپنے آپ سے
حقانی وحدت میں نفی ہوتا ہے تو لامکانی ہو جاتا ہے عرش سے
آگے اللہ کے سوا کوئی نہیں عشق وہاں پہنچاتا ہے جہاں خدا رہتا
ہے۔ عشق کی پوڑی چڑھنا، آگے دیکھنا پیچھے دھیان نہ دھرنا
دردمند دل شکستوں کا کام ہے۔ یار کبھی ہجر دیتا ہے کبھی وصال

کراتا ہے کبھی برہا کی آگ میں جلاتا ہے کبھی دیدار سے زندہ کرتا ہے وہ چاہے یا نہ چاہے اس کی رضا میں راضی رہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

۱۶

اے طالب صادق! واضح ہونا چاہیے کہ انسان نیک بھی ہیں۔ بد بھی ہیں۔ جنتی بھی ہیں دوزخی بھی ہیں اہل اللہ بھی ہیں اہل دنیا بھی ہیں جس کے دل میں اللہ رحمٰن کی محبت یا خوف ہے وہ خدائے پاک کے کسی بندے کو بے گناہ تکلیف نہیں دیتا بلکہ فی سبیل اللہ خدمت و حسن سلوک کرتا ہے مگر جو لوگ خود پرست یا نفس پرست ہیں وہ خود غرض ہونے کی وجہ سے بے گناہ بندوں پر کوئی نہ کوئی من گھڑت بہتان بنا کر ستم کرتے ہیں۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں؟ کہ سب سچے نبیوں اور فقیروں کے ساتھ اہلِ دنیا لوگ کتنا بُرا سلوک کرتے رہے ہیں پھر اسی دنیا میں حق سبحانہٗ کے نیک بندے بھی ہر زمانے میں موجود رہتے ہیں جو حق انصاف پر کاربند ہیں وہ باطل کا مقابلہ کرتے رہتے ہیں اور اللہ کریم اپنے بندوں کا ہر وقت محافظ ہے۔

۱۷

اے عزیز! میں نے اللہ کریم کی طرف سے آپ کی روحانی عقیدت کو دیکھا ہے یہ تو ایک سچ کا ساتھ ہے جس میں وفا کی کمی نہیں۔ اور سچ کی صفتیں بے شمار ہیں۔ جو سوائے حق.. اپنی زبان سے مخلوق بھی بیان نہیں کر سکتی۔ خدا بادشاہ خدا ہی فقیر، وہ داتا ہے سب کا سمیع بصیر، قرآن شریف میں مقرب، محقق اور جنت دوزخ والوں کی اللہ کریم نے صفت بیان فرمائی ہے انسان سب ایک جیسے نہیں ہوتے۔ متکبر دل کا ٹھکانہ آگ ہے۔ نیک خو، رحمدل، حق وانصاف، حیا سخا صفت والے اللہ کو محبوب ہوتے ہیں۔
دنیا سے دل لگانا نفس ابلیس کا کام ہے....
خدا سے دل لگانا خدا والوں کا کام ہے.....

۱۸

اور ہر شخص سکھ آرام کی تلاش کرتا ہے اور حقیقی عشق میں جان قربان کرنے کے بجائے جان بچانے کی کوشش کرتا ہے اللہ کریم کی وحدت چھوڑ کر محض کثرت یعنی مجاز پرستی ظاہر کے رنگ روپ پر مائل ہوا رہتا ہے۔ اور ظاہر کی آنکھیں فقط

ظاہر کو دیکھتی ہیں اور ظاہر فانی ہے جو شخص روحانی راز فیض کا
طلبگار ہوتا ہے اس کو مجازی شکل یا روپ رنگ سے کیا تعلق
اے فقیر! حقیقی عشق کے سوا اللہ والے کچھ بھی پسند نہیں
کرتے۔ بات کرنی تو آسان ہوتی ہے مگر حال حاصل کرنا آسان
بات نہیں ہوتی ہے۔ شکل پرست، نقل پرست، عقل پرست
انسان سے کچھ بھی نہ ہو سکے گا۔۔۔۔

مرشد ایک ہے اور طالب لاکھوں ہوتے ہیں۔ سب ایک
کے طلب گار و فرماں بردار ہوتے ہیں اور سب میں ناز ک
یوسف، شیخ عطار، ابی چند، امیر خسرو، مادھولال حسین
کوئی کوئی ہوتا ہے۔ آج بھی ہیں اور پہلے بھی تھے۔ اور
خاص۔۔۔۔ خاص ہیں اور عام۔۔۔۔ عام ہیں۔ سچ و
جھوٹ نابینا۔۔۔ و بینا، سمجھ دار و بے سمجھ، درد مند
و بے درد آشنا و نا آشنا۔ سب اپنے وصفوں میں ظاہر
ہوتے ہیں بے خود خیال کو اتنا کافی ہے۔ خود پرست کو
ہزار کتابیں پڑھنے سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

۱۹

اللہ تو تجھے اپنی طرف بلاتا ہے مگر تو سنتا نہیں کیونکہ تو اپنے
نفس کتے کے کہنے پر لگ رہا ہے اس لئے حقیقی یار کی محبت

تجھے حقیر معلوم ہوتی ہے اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ دنیا و آخرت میں اللہ ہادی کے سوا کوئی سچا سجن نہیں ۔

۲۰

اے عزیز ! اس بے پرواہ ذاتِ حق کی درگاہ میں بندہ اپنی صفات کو نہیں دیکھ سکتا ہے ۔ اس لئے کہ محبت میں عذر بیگانہ ہوتا ہے حاصل یہ ہے کہ بندہ کو اپنے کسی اچھے اعمال پر کبھی بھی یہ خیال نہ آسکے کہ میں چنگا ہو گیا ہوں اور نہ گناہوں پر پشیمان ہووے ۔ بندہ نہ گناہ کرنے والا ہے نہ ثواب ، نیکی بدی سے نکل ۔ تا آنکہ نہ سوال رہے نہ جواب ۔ سوائے اللہ اپنے آپ کو نہ دیکھ ، اور تمام ارادے اختیار سے فانی ہونے کا نام فقیر ہے ۔ کیونکہ ہماری موت ، حیاتی ، دکھ سکھ چین بے چینی ، حرکت سکونت ، ابتداء انتہا ۔ کلی حال خیال ایک اللہ ذات پاک رب العزت کے اختیار میں ہے الملک الملک بلا شک ہو ۔

۲۱

ایک دن میں نے تمام سچے سائیں کے فقراء کا حال پن چھان کیا تو سب کا حال اللہ کریم کی رحمت و شفقت سے خالی نہیں دیکھا

اللہ ہادی سچا سائیں سے دعا عرض ہے کہ ہم سب فقرا سچے سائیں کی حیرانیاں، پریشانیاں، دپشیمانیوں کی بیماریوں اور تمام آفتوں سے نجات بخشے۔ سوائے سچے فقیر کے ہر شخص اپنی اپنی خواہش پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اور بے درد ہوتے کی وجہ سے ظالم بھیڑیئے کی طرح غریب جانوروں کا شکار کرتے ہیں یہ جان ومال اولاد کل کائنات ایک ذرے کی طرح ایک اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ انسان کو خدا نے اپنے لئے پیدا کیا ہے۔ نہ اپنی جان کے لئے ہم نے دین وایمان دے کر اللہ ہادی سے اللہ ہادی کا عشق لیا۔ طالب کو اس خیال میں رہنا چاہیے جو اللہ کی رضا میں اللہ کے ساتھ ہو۔

عشق جان جسم کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ کسی قید میں آسکتا ہے۔ بلکہ سوائے اللہ سب کچھ جلا دیتا ہے۔ یہ آگ کہاں سے لگی۔۔۔! اس عشق سے جو قتل گاہ میں لے جا کر ہمیشہ کے لئے غیر کو قتل کر دیتا ہے۔ اور اللہ کی توحید میں ملا کر اللہ کو ملتا ہے۔ بھی وہ اللہ ہے جو مارتا اور جلاتا ہے میں کبھی مرتا ہوں کبھی جیتا ہوں کبھی ہنستا ہوں کبھی روتا ہوں کبھی اوپر ہوں نیچے ہوں کبھی حیرت میں ہوں۔ کبھی مسرت میں ہوں۔ میں نہیں وہ آپ ہے میں ساز ہوں وہ راز ہے خود کرتا نئے نئے الاپ ہے جیسے نینوں میں نور کی آب ہے وہ عین ہے نہ

غین ہے ۔ یہ درد ہے نہ چین ہے ۔ وہ تن من کے مابین ہے وہ یار ہی یار ہر طرف عین ہے خود خونخوار خود آشکار ہے ۔ وہی دل وہی دلدار ہے ۔

۲۲

میرے عزیز ! واضح ہونا چاہیے کہ درویش مسکین کے ساتھ ذاتی وصفاتی تعلق نہ ہونا چاہیے بلکہ فقط ایک اللہ رحمن کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کے لئے محبّت وفا صحبت صفا ہونی چاہیے اور بندہ کو اپنے حقیقی مالک کی رضا قضا پر راضی رہنے کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں اور پھر بندہ کی ہر مشکلات سے نجات بھی اسی صورت میں ہے ۔ جو شخص ذات پاک اللہ کریم کو اپنا دوست رکھتا ہے تو اللہ کریم بھی اس کو دوست رکھتا ہے ․․․․․

۲۳

ہستی

خدا کی ہستی کے سوا بندہ کی ہستی نیست ہے بس سوا محبوب حقیقی کے نہیں جانتا میں کون ہوں ؟ میں کون ہوں ؟ اور یہ تن کیا ہے ؟ یہ من کیا ہے عشق اسرار وہ ہے ۔ یہ ایک وحدت

کا خونی دریا ہے ۔ میں نے درد یار کا لیا اور سوز و گداز میں دیکھا
اللہ بڑا بلند ہے اور وہ ساتھ مبہم کے منعم ہے یہ راز الفخر و
والفقر منی سے ارواح فقر پیوست ہے .... اے رحمتِ
الٰہی تمام عالم تیرے نور سے روشن ہے تو اس نور میں ہر
وقت ہر جگہ موجود ہے ۔ میں تیری سخا کا گدا ہوں ۔ تیرے
آگے دعائے ..... شفا بخش مانگتا ہوں ۔ دیدارِ مصطفٰے دے
اپنی عبادت کرانے کی ہمت مکمل بخش ۔ تو عین و عیاں اللہ ہے
تیرا غیر کوئی نہیں۔

۲۴

اے عزیز ! اگر تو جانتا ہے کہ اللہ ذات پاک کو سب
سے زیادہ فقر محبوب ہے۔ تو ضرور خاصانِ خدا درویشوں کے
ساتھ بلا طمع محبت اور صحبت صدقِ یقین و دل و جان وفا سے
حاصل کر سکتے ہیں اور ہر حال میں اللہ رحمٰن کی رضا جوئی پہ لگے رہنا
اور اس کی مرضی پہ کاربند ہو کر راضی رہنا ایک ربّ العزت کو
اپنا روحانی رازدار ، رہبر رہنما سمجھنا ۔یعنی روزی رساں خالق
مالک حقیقی تسلیم کرنا چاہیے ۔جو کل کائنات میں ، تیرے اندر
باہر ہر دم ، ہر جگہ موجود جاننا چاہیے ۔ خودی چھوڑ ، خدا
دیکھ ، فقیر فانی الصفت کا نام ہے اور تیرے دل کی تصدیق

کسی کامل سچے باخدا صوفی صفا سے تعلق پیدا کرنا قبلہ شناسی کے بجاہے یہ سب کچھ اللہ کریم کی مہربانی و ازلی عنایت سے کام بنتا ہے۔ فقیر مسکین خالص عقیدہ و پختہ ارادہ رکھنے کی دعوت دیتا ہے۔ ..... نہ کہ اپنی طرف۔ اللہ آپ کو نیک بخت کرے ..... (آمین)

۲۵

اے طالب حق! درویش مسکین باکرم حقیقی محبوب پاک ذات اللہ رب العزت سے تمام مرسل پیر فقیر اپنا اور مومن۔ مرد مومن عورتیں سب کا خیر مانگتا ہے اب اپنے آپ کو دیکھو کہ تو کیسے اس حقیقی محبوب کی عنایت رحمت خیر سے خالی رہ سکتا ہے۔ بشرطیکہ نا امید نہ ہو اور نا اُمید وہ شخص ہوتا ہے جس کی نیت نیک، صدق یقین ایمان کمزور ہو جیسا کہ عوام الناس انسانوں کو سکھ عیش اور آرام ملتا ہے۔ تو کہتے ہیں ہم پر اللہ کا بڑا فضل ہے اور جب اللہ کریم سے آزمائش کے لئے کوئی مصیبت ڈالتا ہے تو دل بدن دمال پہ تو نا امید ہو کر اس کے دروازے سے سرکش ہو جاتے ہیں مگر عاشق ایسا نہیں جانتے؟ اور عاشق کو یار کے در و عشق کے سوا یا دیدار کے سوا نہ کچھ چاہتا ہے نہ کچھ دیکھتا ہے۔

۲۶

اے عزیز! آپ نے اس کی رضا پر راضی رہنے کی دلیل دی ہے اور اسی پر ہمیشہ قائم رہنا چاہیے تا آنکہ اللہ رحمٰن آپ کو اپنی مہربانی لطیف رمزوں سے ہم خیال کرے۔ اِس عاجز فقیر کی دعا ہے۔ قبول فرمانے والا بڑا شفیق ہے۔ مگر بے درد بندہ نہیں جانتا کہ اللہ مجھ میں ہی ہے یا اس دل دم کے ساتھ ہے۔ وہ دانا بینا کہیں پوشیدہ نہیں ہے۔ جو موجود ہے کبھی غیر موجود نہیں وہ دانا ہے۔ بندہ نادان ہے۔

خلق فنا خالق بقا　　　لا الٰہ الا اللہ
ہر جا وسدا ایک اللہ　　　لا الٰہ الا اللہ

۲۷

سادھو سمرن خاص کرت ہے　　　نام رام کی پکار ے

اس کلام کی تشریح جو سخی ہادی محبوب پاک نے کی ہے آپ کا فرمان ہے۔

کہ سادھو جس کا منہ اس خالق کائنات کی طرف ہے وہ اپنے دل دم دھیان میں اللہ اور نام اللہ کی ہستی کی پوجا کرتے ہیں۔ جو حاضر ہے کبھی غائب نہیں۔ اس کی ذات پاک

کل کائنات میں، ظاہر و باطن ہر صورت میں بے صورت لامحدود
کل کا معبود کل شئی قدیر۔ یعنی ایک اللہ ہے دوجا کوئی نہیں
بھگت جو بات کرتا ہے روح سے کرتا ہے اور روح ذاتِ
حق پاک کے اپنے آپ انسان بن کر زندہ نہیں رہ سکتا اس
تن من میں وحدت خدا واحد خدا کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا
میں نے اس کو ڈھونڈا تو مجھے نحن اقرب یقین آیا کہ اللہ اور
اللہ کی کلام، حق لازوال، کمال بے انتہا، یعنی اپنی کلام سے بندہ
کو باطن کی راہ دکھاتا ہے۔ دل کی مراد پوری کرنے کے لئے
دل پہ ہی اپنی ذاتی تجلیات فرماتا ہے اس کا کوئی نشان نہیں
ہر نشان سے اونچا ہے۔ واحد ہو لاشریک کا شان ہر وقت بے
پایاں ہے کل کائنات ازل سے حق پاک کی۔ اپنے خالق اکبر کی
تعریف میں ابد تک لگی رہے گی مگر پوری تعریف کوئی نہیں کر
سکتا۔ صاحب اپنی شان میں سب سے بلند ہے اپنے فضل و
رحم میں آکر رحمن الرحیم ہوا۔ رب کریم جیسا کوئی کریم نہیں
جس نے رحم میں آکر خلق اپائی۔ روح پیدا کئے یعنی اپنا ایک
کام کیا۔ کل کام قادر کے اختیار میں ہے جو کل مخلوق کا محافظ
موت وحیات کا مالک ہے۔ یہ تن من جان جہان۔ مسجد
مندر مڑھی مکاں کل جز پہ قادر ہے ہر وقت موجود
دم دم مسجود رب العالمین کو ہے۔ گنگا جائے تیرتھ جائے

مکّے جائے یا مدینے جائے۔ مگر وہ مولا کریم من میں ہی کھوجا جا سکتا ہے سُن یعنی حال میں آکر اپنے اندر کی سرت سنبھال۔ اس معنی میں بے خود یعنی نہیں کوئی میں آکر اس مَیں کے معنی کو پہچان، ہستی سے نکل کر لامکاں بے نشاں ہوجا۔ اپنے سانس سر یہ میں قدرت خدا کی ہے۔ اور یہ پریم سے جہان پیدا ہوگیا۔ کُن فیکون بین کی طرح ایک آواز نکالی۔ جو کل موجودات میں گونج رہی ہے۔ آپ ہی گرو آپ ہی جوگی، آپ ہی اپنے سُر بولیاں طرح طرح کی نکالتا ہے۔ تن مَن میں وہی سکھاتا ہے جو گیت گاتا ہے اپنا رُخ اللہ کی طرف سیدھا رکھنے والا سادھو، الٰہی محبت کے دریا میں اس سچے صنم کے ساتھ مل جاتا ہے۔ جس پر چاہتا ہے ازلی عنایت ہمیشہ کے لئے اپنے رحم وکرم سے نواز دیتا ہے روح میں اپنی محبت ڈالتا ہے۔ جان میں حقیقی محبت کی آگ لگتی ہے۔ جب ایسا ہوتا ہے تب وہ حقیقی محبوب نہایت رحم کی نگاہ سے دیکھتا ہے اس صنم کی یہ آگ جو کسی پانی سے بجھ سکتی۔ اگم یعنی بہت بے انت ہے۔ لگن ہمیشہ کے لئے ہے جس میں موت حیاتی ہنسنا، رونا جل گیا۔ جو خدا سے جان پیاری کرتا ہے یا اس کی راہ میں سر قربان نہیں کرتا وہ خدا کا چور اور باغی کہلانے کے سوا اور کچھ نہیں عاشق اللہ کی ہستی ثابت کرنے کے لئے دکھ درد یعنی سولی چڑھنے کو، خوشی سے نازاں ہوکر اپنے آپ کو خدا کے

اختیار میں دے دیتے ہیں۔ تب وہ بندے کو گرو دیتا ہے۔ قطب
یعنی ایک جگہ پہ اپنی حفاظت کی پناہ میں قائم رکھتا ہے کل اندر
کلمہ کے اندر، روح سر کے اندر پارس کے ساتھ مل کر ہر دھات
سونا ہو جاتی ہے۔ بے روپ کا روپ کوئی نہیں۔ فقیر اس کی
رضا جوئی کا روپ دھار کر اس کی وحدت میں آ کر جدائی و
فراق کو دوب دیتا ہے .... اللہ باقی ۔ ومن کل فانی

۲۸

اے عزیز جان! آپ کی دلی توجہ اپنی حقیقت پہ ہونی چاہیے
یکتا چاروں طرف آگ ہو۔ توجہ یا ہر وقت ہر دم ہر حال میں
اس مالک الملک اللہ کریم کو صدق یقین سے بلا خوف و خطر دکھ سکھ
میں ساتھ سمجھنے والا شخص ہر بلا سے نجات پا سکتا ہے۔ یہ دنیا تو
پہلے ہی سے آنے جانے والوں کے لئے مسافر خانہ بنی ہے جس نے
دُنیا سے دل لگایا وہی ذلیل و خوار ہوا۔ خدا کے نزدیک سر ساجد
دل صاف خیال پاک شک گمان سے دور، وہم اندیشوں سے
نکل کر، اپنی خودی سے خالی ہستی حقیقی مالک محبوب سے باقی
باللہ، اندر باہر اللہ رحمن و رحیم ہے ۔ بندۂ مسکین کی دعا ہے
اے میرے اللہ رسولؐ! تو اپنے مخلص مسکین درد مند، سچے
طالبوں پہ ہر وقت شفقت کی نگاہ رکھ۔ ہر ایک درد حال والوں

کی رہنمائی و مشکل کشائی آپ کی ذات پاک کی مشیت د مہربانی، فضل ازلی، قرب محبت، احسان عنایت، عطا ابدی، کل کائنات تیرے واسطے ہے۔ میں مخلوق تو خالق ہے میں بندہ تو مالک ہے صدقہ پیارے پاک رسولوں کا، محبوب سچے مقبولوں کا۔ بخش الٰہی سب خطائیں، سنتے ہو تم ہر دل کی دعائیں۔ اے عزیز اپنی دل اپنے روح جسم کو اور تمام کام سپرد خدا کر کے ہر آفت سے نجات پالے۔ تاکہ زندگی محبت الٰہی وحدت میں لسبر ہو جائے۔ اللہ توفیق دے اپنی حفاظت میں رکھے (آمین)

۲۹

اے طالب الحق! تو اپنی پہچان کر تاکہ تجھے اپنی حقیقت معلوم ہو جائے۔ یار تیرے اندر بستا ہے یہ طریقہ اپنی خودی سے خالی ہو کر خدا سے ملنا ہے میں فقیر وہ بادشاہ ہر چیز میں خدا کے سوا کوئی نہیں، سچائی صفائی، ربّانی دل کو ربّانی صحبت سے حاصل ہوتی ہے جب چاہتا ہے اپنے بندے کو اپنا دیدار بخش دیتا ہے۔ جب اللہ کریم اپنے بندہ کے حق میں نیک ارادہ کرتا ہے تب طالب خود بخود سعادت مند نیک خیال ہو جاتا ہے پھر عاشق اور محبوب کی مرضی منشا دونوں طرف سے ایک ہو جاتی ہے۔ میں نے محبوب کے عشق کو

ازل ہی سے سرچشم خوشی سے قبول کیا اس عشق نے مجھے ہمیشہ کے لئے حقیقی محبوب کے ہاتھ میں میرا سر سپرد کر دیا اب اچھی طرح سے جان لیا کہ میں تو ازل ہی سے اپنے یار کے اختیار میں ہوں۔ وہ پاک ہے۔ میں خاک ہوں مجھ پہ اسی کا قدم ہے اس دم دل میں دوسرا کوئی نہیں، غیر سے توبہ، میں تجھ سے فقط تجھے ہی دیکھنا چاہتا ہوں۔ تو سب سے بلند ہے تیری ذات صفات قدیم بے مثال موجود عینِ حیات ہے میں بندہ ہوں تو مالک ہے تیری وحدت میں کوئی شریک نہیں تو اپنے ارادے حکم سے جیسا چاہتا ہے بنا دیتا ہے تو کل کائنات میں ظاہر و باطن ایک بادشاہ اول آخر بقا ہے۔ تیرے سوا کون ہے کوئی نہیں۔ تو نہایت مہربان ہے۔ میں تیرا پیدا کیا ہوا انسان ہوں جو ہر صورت تو ہی راضی رکھ سکتا ہے۔ یہ خیال تمہارا ہے تو ہی سجن سب کا سہارا ہے۔ (وباللہ التوفیق)

۳۰

اے عزیز! یاد رہے کہ بظاہر ان آنکھوں سے دوست کو دوست دور دیکھنے میں آتا ہے دل کی توجہ اپنی حقیقت پر نظر کر کے دیکھو۔ وہ دوست جو سر کی آنکھوں میں نہیں پایا جاتا وہی دوست دل اور دید میں سمایا نظر آئے گا صدق یقین رکھنے والوں

کے لئے - رازدار باتیں نکلتی ہیں ۔جو وحدت و توحید۔۔ حق میں،
غرق ہونے میں ابھارتی ہیں جو شخص اپنی ہستی خودی سے ،یعنی
تمام ذاتی خواہشوں سے علیحدہ کیا جاتا ہے وہ اہل اللہ ہوتا ہے
حقیقی بادشاہ ، خالق کل کائنات کا - قدیم کریم ایک اللہ ذاتِ
پاک ،ظاہر و باطن ہر زمانے ہر جگہ ، یہاں وہاں ہر وقت
حاضر ناظر ہے- ہر شے پر قادر ہے کُلِّ شَیٍٔ قدیر ، کل شیٔ شہید
کے معنی و مطلب ، ازل سے اللہ پاک ہم پر قادر ، موت و حیات
کا خالق ہر وقت ہمارے ساتھ ہے سب تعریف واسطے اللہ
رب العزت کے لئے ہے ۔اس رحمان الرحیم کی مہربانی کمال
ہونے کے سوا اور اس کی ہر حال صبر و رضا و تسلیم میں راضی رہنے
کے سوا کسی کو کوئی چارہ نہیں ہے-میرے حقیقی محبوب کی تعریف
ہر زبان بیان سے باہر ہے اور دردِ عشق جس کو ملا اس نے دیکھا
وہ مائی باپ سے زیادہ ، کل انسان فرشتوں سے زیادہ اپنے
پاکباز ، نیک سیرت بندوں کے ساتھ وعدہ محبت کرتا ہے جو
دکھ درد کو منجانب حق تعالےٰ سمجھ کر خوشی سے صبر اختیار کرتے
ہیں ۔ سکھ آرام کے قریب نہیں جاتے ، دیکھا نہیں ۹ غاروں
میں اور یہ جہان سرائے ہے جو آئے گا چلا جائے گا ۔

رہے گا اللہ باقی ومن کل فانی

۳۱

جاننا چاہیے کہ سچّا مالک اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے بڑا فضل و شفقت رکھتا ہے۔ دل خانۂ خدا ہے دل کا سچا دلدار و مشکل کشا و رہنما سوائے اللہ کوئی نہیں۔ وہ ہر دل کا حال خوب جانتا ہے قال نہیں دیکھتا بے حال بے اختیار پر سوز درد محبت بھرے دلوں کی دعائیں قبول فرماتا ہے ہم سب کو اللہ رحمٰن کی رضا، محمد مصطفٰے کی شفاعت ہو (آمین) دُکھ تکلیف میں اللہ سے راضی رہنا چاہیے۔

واللہ التوفیق

۳۲

اے طالب الحق! حق سبحانہٗ تعالےٰ نے اپنی صفت تمام مخلوق پر افضل اور اپنے اختیار کو اپنا اختیار فرمایا ہے۔ قرآن پاک میں آیا ہے وتعز من تشا وتذل من تشاء اس معنی میں فقیر کلام کرتا ہے۔ کہ خدا جس کو چاہے اپنا راہ دکھائے اور دوست بنا کر اپنی دوستی اور محبت کی پُر لطف شراب پلائے کیونکہ سب سے پہلا اور سب سے آخر، اللہ مالک الملک حئی القیوم قدیم ہے اور ہر شئے پر حاضر ہونے کا حکم حق ہے۔ جب حقیقی محبوب اپنے کسی بندے کے دل میں اپنا عشق سما دیتا ہے تو اس کے منہ سے بے

اختیار حقیقی عشق کے کلمات نکلتے ہیں یعنی حقیقی عشق میں مست و مدہوش مست عاشق بن جاتا ہے۔ محبوب ہی عاشق کی خودی خام ہستی وہموں سے پاک کر دیتا ہے۔ جب ایسا ہوا پھر اس کو اللہ نے اپنی وحدت یقینی کا پیالہ عنایت و یگانگت کا پلا دیا۔ اب ہمیشہ کے لئے دل راز محرم یار کے احوال میں لگا ہوا ہے خدا کے بندے اپنے مولا کریم کی رضامندی میں صبح و شام خوش رہتے ہیں اس لئے خداوند کریم خود بخود اپنے عاشق کے درمیان پردہ میم مولا کریم اٹھا دیتا ہے وباللہ التوفیق

۴۳

اے درویش! تو اپنے ارادے سے فقر سے فقیری کی امانت یا کسی چیز کی طلب کی ہے مگر جس چیز کی تو طلب کرتا ہے اس کے بوجھ اٹھانے سے جن ملائک پہاڑ زمین و آسمان سب نے انکار کیا۔ سو سمجھنا چاہیئے کہ ایسے حال کو اپنے آپ مٹانے یعنی فنا ہونے کے سوا ہرگز نہیں پا سکتا ہے اور سو شیر جتنا جگر یعنی اتنا بڑا کشادہ دل ہو۔ تب سمجھے کہ ایک قطرہ عشق سما سکتا ہے اور وہ بھی جس پہ اللہ رب العزت آپ ہی اپنا احسان فرمائے ورنہ کوشش کرنے یعنی اپنے ارادے سے قابو میں نہیں آسکتا۔

حکایت ... دکاندار سے سودا لینے والے بہت ہیں اور سودے بھی اس کے پاس ہر قسم کے موجود ہیں مگر دکاندار یعنی

حقیقی یار کو سر دے کر، سر لینے کا سودا ہزاروں میں سے کوئی خرید سکتا ہے اور سوائے سر دینے لینے کے باقی سودے جھوٹے اور نفس کے حصہ میں واپس آتے ہیں۔

(شعر فارسی)

این اسرار کمال است ‌‌ ‌ بحرِ وحدت وصال است
نا فر نفس گر پیمال است ‌ ‌ ‌ راضی راز الست بے مثال است

۳۴

سیرت المحبوب

میرے محبوب کی سیرت عجیب ہے اور چال الٹ ہے وہ ہر دل کا حال جانتا ہے۔ قال نہیں دیکھتا۔ میرا یار قصائی کی مثال ہے جو اپنی محبت وفا کی چھری سے عاشقوں کی ہستی کاٹ دیتا ہے اور عاشق کو اپنا درد عشق دے کر دلوں کا شکار کرتا ہے۔ اس کی نگاہ تیر تلواروں سے تیز ہے جس کو چاہا مخلص ہم تن بنا لیا اس کے کمال کا اندازہ کوئی نہیں پا سکتا۔ وہ اپنی ذات صفات میں ایک ہے۔

۳۵

میرے عزیز جان! جو کچھ آپ کے خیالات ہیں درست

ہیں۔ اور طالبان خدا میں ایسی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں جن کے کرنے سے سچائی و صفائی کے وصف ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ ہادی سچا سائیں، اپنے صادق الیقین تمام طالبوں کا حقیقی یار و مددگار رہے آپ بڑے خوش نصیب ہیں جو اس رازِ دردِ عشق میں لگے رہتے ہیں لیکن جان فدا مرد ہوت حیاتی فرق فکر سے نکل کر محبوبِ مرشد پاک کے نقشِ قدم پر ثابت قدم رہ سکتا ہے کیونکہ دنیاوی زندگی تو ایک دن کی مثال ہے اور عشق ہر پیاری چیز سے علیحدہ کر دیتا ہے۔ چاہیے کہ وحدت کے دریا میں غوطہ لگائیں اور اپنی مراد نکالیں یا محبوب کے دیدار و مہربانی کی جستجو میں دنیا سے گزر جائیں دنیا کا عیش و آرام تو ان کو ملتا ہے۔ جو لوگ رسوا کئے گئے ہیں۔ عاشقوں کو اللہ کے دردِ عشق سے ہی اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ سب خاصانِ خدا کا یہی راستہ ہے جس کو خداوندِ کریم چاہتا ہے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ طالب راہ گیر ہوتا ہے دوست آنکھوں سے تو دور ہو سکتا ہے مگر یاد سے ایک لمحہ بھر بھول نہیں سکتا۔ وباللہ التوفیق

۳۶

پیغامِ حق

تمام تعریف اللہ ذات پاک خالقِ کائنات کے لئے ہے یہ کلام

طالب و مطلوب کے حق میں ہے ۔ اے طالبانِ حق ! مریدانِ پیر دستگیر عزیزان راضی بارضا فقیر ! اہل طریقت فقرا، سچے سائیں کے درویشو ! حق موجود اللہ علی مدو عشق سلامت ، دعا خیر کرتا ہوں نیاز و سلام دیتا ہوں بعد اس حقیقت فقر سے آپ سب کو واقف کرنا چاہتا ہوں کہ طالب سچے کی پہچان کیا ہے ؟ مرشد کامل کی پہچان کیا ہے ۔ مرشد کامل وہ ہے جو پیر ہے نہ امیر ہے ۔ پس فقط فنا فی اللہ فقیر ہے جس کے دل میں اللہ ہے آنکھوں میں محمد مصطفیٰ ہے اندر حقیقت باہر شریعت ہے فقیر اللہ کے ساتھ اللہ فقیر کے ساتھ ہے گویا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں یار میرے سامنے میں یار کے سامنے ہوں وہ سائیں میں نوکر ہوں جو کہتا ہوں وہ سنتا ہے جو کرتا ہوں وہ دیکھتا ہے جو کچھ جانتا ہوں سب اسی کو جانتا ہوں ۔ وہ میرا دوست میں اسی کا دوست ہوں ۔ وہ مارنے اور زندہ رکھنے پر قادر ہے ۔ اے میرے محبوب تو دیتا ہے پیار مجھ کو ، میں رکھتا ہوں پیار تجھ کو ، میں اللہ سے محبت کرتا ہوں اللہ مجھ سے محبت کرتا ہے قرآن مجید میں آیا ہے یحبھم ویحبونہٗ ترجمہ ! یہ اللہ سے محبت کرتے ہیں ۔ اللہ ان سے محبت کرتا ہے ۔ فقیر ، صوفی ، باصفا ، بے رنج بے ریا بے حرص بے ہوا سوا اللہ سب سے فانی ہونے کا نام ہے حق موجود باقی نابود . . . . آپ طالب کی طرف آئیے سچا

طالب وہ ہے جو سوا اللہ دنیا وعقبیٰ دونوں جہان سے منہ موڑ لے ۔ رنگ و بُو ، نقش نما ہر شی سے دل ہٹا کر حقیقی محبوب سے جوڑ لے ۔ اپنا کلی اختیار اللہ کی رضا مندی پر چھوڑ دے طریقت میں ثابت قدم رہے گا ۔ خود پسند نفس پرست انسان ، حرص و ہوا میں پھنس کر ہمیشہ کے لئے مر جاتا ہے یہ خود پسند طالب دنیا لوگوں کا حال ہے اللہ کے طالب کو چاہیئے کہ اہل دنیا سے نفرت اہل اللہ سے محبت کرے کیونکہ اہلِ دنیا جھوٹے اور اہلِ اللہ سچے ہوتے ہیں جو طالب چار یار کی طرح مرشد مطلوب پر نثار ہو جائے تب ہستی خودی دوئی دغا مِٹ جاتی ہے ۔ اب نہ نزدیکی رہی نہ دوری یہ دوستی ہے پوری ۔ جب رضا ایک ہو گئی تب طالب دو نہیں ایک ہے کیونکہ دونوں کی حقیقت ایک ہے جیسے عاشق و محبوب دونوں کا عشق ایک ہے ۔ عشق میرا مرشد ہے میں عاشق ہوں اللہ میرا محبوب ہے ۔ عاشق ہونا آسان ہے مگر یار کے درد دلبریوں کا بار اٹھانا مشکل ہے اللہ اپنا عشق لگائے تو لگتا ہے نہیں تو جھوٹا مکھی بھگتا ہے ۔ طالب ادب حیا وفا والا ہے تو یہی سچا طالب نفس پر غالب آتا ہے ۔ امارہ نفس شیطان ہے مطمئن انسان ہے نفسِ امارہ دنیا دار کا مطمئن فقیر کا ہوتا ہے ۔ دنیا دار کا شر یہ فقیر کا قرار پذیر ہوتا ہے ۔ دانا دانا ہے نادان نادان ہے ۔ نادان وہ ہے جو ظلم کرتا ہے اپنے آپ پر ، دانا وہ ہے ؟ جو رحم کرتا ہے

اپنے آپ پر ، لطیف عقل ، باسمجھ وہ ہے جس پر اللہ کریم مہربان
ہے ۔ جاہل بے سمجھ وہ ہے جس پر خدا ناراض ہے۔ طالب اللہ
محمد مصطفٰےؐ کا درویش عارف باعرفان دانا ہوتا ہے ۔ طالبِ دنیاو
عقبیٰ جانور کی طرح مجہول۔ بانسان نادان ہوتا ہے ۔ دنیا جھوٹے
فریب کے سوا اور کچھ بھی نہیں ، اللہ ذات حق سبحانہٗ ، قدیم ہمیشہ
حی القیوم بقا ہے اور دنیا باطل ایک تھوڑا وقت ہے بعد ہمیشہ فنا
ہے ۔ وقت گزر جانے کا نام ہے ۔ مسافر بھی گزر جانے کا نام
ہے ۔ اس جہان میں ہم تم سب اللہ کی طرف سے آئے اور اللہ
کی طرف جانا ہے اہل دنیا شیطان کے بندے ہوتے ہیں اہل اللہ اللہ کے بندے ہوتے
ہیں ۔ اپنے آپکے دل ، ارادے خیال کو دیکھو ! کہ دل نیت اللہ
کی طرف ہے یا دنیا کی طرف ہے ؟ خلق کی طرف ہے یا خالق کی طرف
ہے ۔ یہ دو راہ دو راستے ہیں ۔ انسان وہ ہے جو اللہ کی طرف
جائے ۔ شیطان وہ ہے جو دنیا چاہے اور دنیا کی طرف جائے
اے انسان تو اپنے آپ کو کس طرح دیکھتا ہے ۔ اللہ سچا ہے
سچوں کو پسند کرتا ہے ۔ دنیا جھوٹی ہے اور جھوٹوں کو پسند کرتی ہے
دنیا دار ، فضول مغرور ، فقیر مقبول ، منصور ہے ۔ اللہ نور محمدؐ
ظہور ہے ۔ دردمندوں کے ساتھ بے دردوں سے دور ہے
جاری فیض درازی ہے اللہ ہم تم سب پر راضی ہے ۔ حق موجود
ہے باقی سب موجود ہے ۔ یہ پیغام ختم کلام ۔

۳۷

معلوم ہونا چاہیے نفسانی خواہشوں کو روکنا ہی اپنے نفس کا حق ادا کرنا ہے۔ دنیا دار کے لیے دنیا اچھی اور فقیری بری ہے لیکن فقیر کے لئے فقیری الہٰی رحمت اور دنیا داری چھری ہے طالب دنیا کے لیے۔ درد محبت مذاق اور خرابت ہے طالب اللہ کے لیے درد عشق دونوں جہان سے افضل و شرافت ہے۔ دنیا دار واسطے مال اولاد، عزت اور فقیر کے لیے فتنہ فساد و مصیبت ہے طالب عقبیٰ طالب دنیا فقیر کے دشمن ہیں۔ طالب اللہ، طالب عشق فقیر کے دوست و سجن ہیں۔ نفس پرست متکبر و مغرور ہوتے ہیں اس لئے شیطان کے قریب اور خدا سے دور ہوتے ہیں۔ چونکہ خود پرست شیطان، خدا پرست انسان ہوتا ہے۔ اہل دنیا بے وفا ہوتا ہے اور اہل اللہ با وفا با سخا ہوتا ہے۔ دنیا دار مکار غدار اغیار رہتا ہے۔ اہل اللہ ولدار غمخوار یار رہتا ہے۔ آپ کو چاہیے کہ ظاہر میں دنیا دار باطن میں فقیر ہوں۔ نفس کو محنت و مشقت میں ڈال کر خدا کی یاد میں کھڑا رکھیں۔ نہیں تو یہ دیو کی طرح بری بلا ہے۔ اللہ کریم آپ کو اس کے ساتھ مقابلہ کرنے کی توفیق دے اور اس کی ناکردہ خواہشوں سے شناسا کرتا رہے (آمین)، یہ باتیں نفس کے خلاف ہیں مگر روح کے موافق اور اللہ سے قریب کرنے والی ہیں سچ کڑوا تو ہوتا ہے

مگر نمکین ہے۔ وباللہ التوفیق

۳۸

اے عزیز! یہ جہان دکھ تکلیف کا گھر ہے۔ چند روز رہنے کی جگہ ہے۔ اور آخرت ہمیشہ کے لئے ہے۔ یہاں جو شخص ہر کام جدو جہد اللہ پاک کے لئے کرتا ہے وہاں جنت میں ہمیشہ لطف لیتا رہے گا اور جو محض اپنی ذات کو سکون دینے کے لئے عبادت اور مجاہدہ مصیبت جھیلتا ہے وہ یہاں بھی عذاب میں، وہاں بھی عذاب میں، یعنی سوائے رضائے الٰہی کے اپنی خواہشوں پر چلنے والا دنیا میں بھی رسواء اور آخرت میں بھی رسوا کیا جاتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ اللہ کریم کی مہربانی عنایت و رضامندی کے سوا انسان جو کچھ بھی کرتا ہے سب اس کے لئے عذاب بن جاتا ہے آیات قرآن پاک میں آیا ہے۔ کہ جو بندہ بن دیکھے اپنے اللہ جل شانہٗ سے ڈرا، یا سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اس کا ٹھکانہ جنّت ہے، چاہیے کہ بندہ ہر وقت اپنے آپ کو حق تعالےٰ کے روبرو سمجھے۔ کیونکہ ہو حق ہو ہمہ موجود ہے اس لئے عاجزی اور انکساری کے ساتھ دل اور سر نوائے رکھے یعنی خود پرستی چھوڑ کر خدا پرست ہو جائے لیکن یہ اللہ مالک کی مہربانی و فضل جب تک نہ ہو تب تک بندہ کسی آفت سے نجات نہیں پا سکتا۔ جس کو چاہے بخش دے جس کو چاہے عذاب

کرے ۔ چاہے بادشاہ کرے ۔ چاہے گدا ۔ لیکن یہ یاد رہے کہ یتیم مسکین ، باعشق بادرد ، غریب درویش انسان پر اللہ رحمن بڑا مہربان رہتا ہے وہ اپنے لطفِ عنایت سے اپنے عاشقوں مشتاقوں دردمندوں ، صوفی قلندروں ، سالکوں ، مستوں ، مجذوبوں ، عارفوں کو اپنے دیدار سے سنوار کر سرفراز رکھتا ہے وہ ہمارے ساتھ ہے جو فضل وراز رکھتا ہے راضی فقیر اللہ کو دل کا محرم راز رکھتا ہے ۔ اللہ کافی بصد ہو ۔

۳۹

اے عزیز ! آپ نے بڑی پریشانی ظاہر کی ہے لیکن یہ اپنی ذاتی غرض اور نفسانی خواہشوں میں مبتلا ہونے کی وجہ سے پریشان ہو رہے ہیں جاننا چاہیے کہ جو قسمت تقدیر میں ہے وہی ملے گا ہر کام ہر وقت حق تعالےٰ کے حکم سے ہوتا ہے بندہ کو جس انداز میں رکھے گا اسی انداز میں رہے گا ۔ خداوندِ کریم نے کوئی چیز بے مقصد پیدا نہیں کی اس لئے کسی کو بُرا نہ سمجھو اور اپنے پرائے ہر ایک انسان سے بنا لالچ نیک سلوک کرنا چاہیے چاہے وہ دشمن ہو مسلم ہو یا غیر مسلم کسی کی عیب جوئی مت کرو ان باتوں سے خدا راضی نہیں ہوتا ۔ اصل انسان مغرور وبخیل ہونے کی وجہ سے بے خلق ہوتا ہے ۔ اور جتنا اپنے حقیقی مالک کے آگے عاجزی وانکساری

اختیار کرے گا۔ اتنا زیادہ خلیق ہو گا۔ اللہ کریم کے طالب کو اللہ ذات
پاک کی یاد و رضامندی پر راضی رہنے کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں
اللہ ہادی رحمٰن آپ کو اور ہم سب کو نیک بخت کرے۔ بُرے
خیالوں سے بچائے بھلے کام کرنے کی توفیق دے (آمین)
نفس کی مخالفت اور روح کی موافقت کرو۔ یہ حق سچ بات ہے
کہ اللہ کا دوست اپنے امارہ نفس کا دشمن ہوتا ہے۔ اپنے آپ
سے منہ موڑ کر یعنی ذاتی غرض اختیار کو چھوڑ کر اپنے حقیقی محبوب سے
دل جوڑ لے۔ اللہ کافی لصدہٗ

۴۰

اے عزیز! مجھے اللہ ہادی نے جہالت سے نکال کر سادگیت
سالکیت و دردحال میں رکھا ہے میں سوا اللہ رسول و مرشد
مقبول سخی قلندر علی و تمام اہلِ اللہ بغیر اور کچھ نہیں جانتا۔ جو آپ
کے دلوں میں پیدا ہوتا رہتا ہے۔ وہ خدا خوب جانتا ہے طالب
ہو یا غیر طالب ہو ہر کسی کے قول و فعل سے سچ و جھوٹ کی پہچان
ہوتی ہے طالب اگر منہ نہ موڑے اور حق کا طالب ہے تو جلد
یا بدیر منشا ایزدی سے اچھا ہو جاتا ہے فقیر کسی سے بھی نہ کبھی
ناراض ہوا ہے اور نہ ہو گا چونکہ ہر کسی نے اپنی اپنی نیت و اخلاص
کے مطابق مقصد و مراد حاصل کرنی ہے ہمارا کوئی غیر نہیں۔ نہ
میں کسی کا شریک ہوں فقیر کو چاہیے کہ تمام مخلوق سے زیادہ خلیق

حق پر قائم ، اپنی عزت ذلت سے فنا ۔ اللہ سے باقی ہو۔
آئندہ کے لئے آپ اور ہم کو چاہیے کہ گزری ہوئی باتیں بھلا دیں
اور آپس میں اچھے اخلاق اور ادب سے پیش آئیں اور کسی بات
میں نفاق وحسد نہ دیکھیں۔
اے عزیز! چند سانس جو باقی ہیں وہ اللہ ہادی کی یافت
ومحبت میں گزر جائیں تو الحمدللہ وباللہ التوفیق

(۴۱)

اے عزیز! تو میرے خیال میں ہے ۔ خداوند کریم آپ کو ہر وقت
خوشحال رکھے (آمین)

اللہ کے طالب کو یہ سمجھنا چاہیے کہ حق تعالے ہر لحظے ہر وقت
میرے ساتھ ہے ۔ ایک دم بھی جدا نہیں ۔ صاحب اپنے بندے
کو خوب دیکھتا جانتا ہے ۔ وہ جس حال میں رکھے اسی پر راضی رہنا
ہی خدا کو راضی کرنا ہے ۔ آپ ظاہر میں دور ہیں. مگر حقیقت میں
قریب ہیں ہر اپنے اختیار کو اللہ کے اختیار میں دینا ہی نیک بخت
ہونے کی نشانی ہے جیسا کہ پیدا ہونے سے پہلے تھا۔ اپنی قسمت
پر راضی رہنا منشاء ایزدی پر راضی رہنا ہے ہم کو اپنے حقیقی
مالک اللہ کریم کی محبت ویافت میں محو رہنا حق ہے ۔ باقی سب
خشک ہے ۔ رب العزت آپ اور ہم سب فقراء پر رحم وکرم

فرماتا رہے (آمین)
کیونکہ وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
مشکل میں صبر - نعمت پر شکر گزار رہنے کی توفیق اللہ رحمٰن
عطا فرمائے۔ (آمین)
اللہ کافی علی، بنیؑ شافی - وافی ہے۔

(۴۲)

طالب الحق آپ نے جو درد بھرے دل سے صحبت و دیدار سے
دور ہونے کا اندوہ ناک اظہار کیا ہے یہ اللہ جانتا ہے کہ واقعی عارضی
طور ہم بظاہر ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ اے میرے عزیز!
جب آپ اللہ کریم کے لئے سچے فقر سے روحانی پیوند ہو چکے تو پھر
میرے دل سے کیسے دور ہو سکتے ہو۔ جان لو کہ ایک سے جب دو
ہوئے۔ پھر لطف یکتائی نہیں۔ اس لئے فقرا میں فرقت کی رسم
آئی ہی نہیں۔ ہاں یہ سر کی آنکھیں تو ضرور یار کو دیکھنے کیلئے ترستی
ہیں لیکن جب بندہ کو اللہ کریم کی رضا پہ راضی رہنے کے سوا کوئی
چارہ ہی نہیں تو پھر اس کی مرضی منشا کے خلاف چلنا بھی ہمیں ہرگز
گوارا نہیں۔ آپ اداس نہ ہوویں۔ خدائے پاک کے ساتھ ہر حال
میں خوش راضی رہا کریں۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا رہتا ہے آپکو چاہیے
کہ اس کے کسی فعل میں کوئی دخل نہ دیں۔ خاصان خدا کی یہ عادت

ہوتی ہے کہ بندہ ہو گیا ولی سب اللہ کی دوستی و رضا پر قائم رہتے ہیں۔ دوستی موافقت کا نام ہے نہ مخالفت کا۔ آج تمام دنیا و خلق گمراہی میں پڑچکی ہے اور محض نفسانی خواہشوں کی پیروی میں اندھی بن کر اپنے خدا سے غافل ہو گئی ہے اس لیئے قیامت آنے والی ہے دنیا فنا ہونے والی ہے وہی سلامت رہے گا جو باتمام ہی اپنے اللہ کا ہو جائے گا۔ حق بقا ہے باطل فنا ہے ربّ العزت آپ کو اور ہم کو وہ کام کرائے جو اس کو محبوب ہیں اور وہ جو دنیا و آخرت میں نجات کا باعث ہوں۔ وباللہ التوفیق

(۴۳)

اے عزیز! آپ کو چاہیے کہ کلام اللہ سے بامعنی واقف ہوں اور اللہ رسول کی فرمانبرداری عبادت و اطاعت میں توجہ با توجہ رہیں اور روحانی زندگی حاصل کریں۔ کیونکہ دنیا فانی ہے آخرت باقی ہے نیک خو انسان وہی کرتے ہیں جو آخرت میں کام آوے اور اللہ رسول سے دوستی اور اسی پر کامل بھروسہ رکھیں۔ چاہیے کہ ہر شے سے دل ہٹا کر حقیقی مالک سے لگائیں اللہ کریم توفیق عطا فرمائے (آمین)

(۴۴)

اے طالب الحق! سب سے ضروری بات آپ کے لئے یہ ہے کہ طالب کو اپنے عقیدے و صدق یقین کے مطابق فقیر مرشد سے

فیض مل جاتا ہے لیکن جاننا چاہیئے کہ جن باتوں پر اللہ کریم راضی ہوتا ہے وہ کرنی چاہیئے اور جن باتوں کے کرنے سے خدا ناراض ہوتا ہے ان سے ہر صورت بچنا چاہیئے یعنی سچ ، حق ، انصاف ، ادب وحیا ، رحم وسخا کرنے پر خداوندکریم خوش ہوتا ہے اور جھوٹ فریب چغلی ، چوری ۔ ایسی بُری باتوں پر اللہ غضب ناک ہوتا ہے ۔ حلال کھائیں حرام سے بچیں اور عجز وانکساری کے ساتھ اپنے ربّ العزت کے آگے سر سجدہ میں رکھ کر فضل ورحم اور گناہوں سے معافی مانگتے رہا کریں ۔ بندہ کو اللہ کریم سے نیک خو ہونے کی توفیق مانگنی چاہیئے ۔ ربّ رحمٰن آپکو توفیق دے و نیک بخت کرے ۔ (آمین)

۴۵

اے طالب الحق ! آپ نے جو کچھ اپنے صدق ویقین سے مرشد کو جان لیا ہے وہ آپ کے خیال کے مطابق درست ہے لیکن جو مرشد کہے اس پر عمل کرنا چاہیئے ۔ اے میرے اللہ کریم کے طالب عاشق ! آپ پر اللہ رحمٰن سدا راضی ہو ! غور سے جاننا چاہیئے کہ حق پاک کو دنیا میں سر کی آنکھ سے نہ کسی نے دیکھا ہے اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے ۔ بس جس کو خداوند کریم نے چاہا اس نے تصدیق تحقیق وتسلیم میں کامل یقین کے ساتھ ، دل کی آنکھوں

سے دیکھا ۔ بے شک حق اندر باہر موجود ہے وہ بے رنگ ہر رنگ میں سمایا ہے ۔ جو سب میں ایک ہے وہ وہم خیال سے بالاتر ہر مثل میں بے مثل ہے۔ حاصل یہ ہے کہ مرشد مجاز بندہ ہے ۔ حقیقت میں اللہ ہے۔ باطن اللہ، ظاہر محمدؐ ہے ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ میں خدا نہیں ہوں لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہوں ۔ میں اپنے اختیار میں نہیں بلکہ سراپا اس کے اختیار میں ہوں جو کل مخلوق کا خالق و مالک ہے۔ میں انت ہوں وہ بے انت ہے ۔ میں مثل ہوں وہ بے مثل ہے ۔ میں بندہ ہوں وہ ربّ ہے میں فقیر ہوں وہ بادشاہ ہے ۔ میں اس کے رحم و کرم کا محتاج ہوں وہ لا یحتاج ہے ۔ میں کچھ نہیں وہ سب کچھ ہے ۔ سائیں جو چاہے کر سکتا ہے میں مفعول ہوں وہ فاعل ہے ۔ مفعول کا ہونا نہ ہونا ایک جیسا ہے۔ فاعل کا ہونا باقی دیکھتا ہے میں عاشق وہ محبوب ہے ۔ میں طالب وہ مطلوب ہے ۔ میں ساجد و مسجود ہے ۔ وہی مقصد وہی معبود ہے اللہ ظاہر باطن حاضر ناظر ہر شے پر قادر ہے ۔ اللہ لطف کرنے والا خبردار ہے ۔ وہی دوست وہی دلدار یار مددگار ہے۔ اللہ ہی پیدا کرنے والا، مارنے والا، اللہ ہی چلانے والا ہمارا پالنہار پروردگار ہے ۔ یہی الستی اقرار ہے اس پر راضی اور آپ کو کیا انکار ہے ۔

اب عبارت سے معنی کی تحقیق میں آویں ۔ رب العزت سے باطن میں رابطہ قائم رکھیں۔ اور اس کے آگے ہر وقت عجز و انکساری اختیار

کریں ۔

کلام ختم شد

(۴۶)

اے عزیز! سمجھنا چاہیے کہ طالب دنیا عقبیٰ اور طالب اللہ پاک کے برابر نہیں ہیں ۔ جیسا کہ خود پرست اور خدا پرست ۔ اندھا اور آنکھوں والا ، جاہل اور دانا ، روشنی اور اندھیرا ، بے مرشد اور مرشد والا ، بے ہمت اور ہمت والا ، بے وفا اور وفادار ، یار اور اغیار ، بے عشق اور باعشق ، عاشق اور ناعاشق ، دردمند اور بے درد ، پہنچا ہوا اور نا پہنچا ہوا ، مرد نامرد ، گرم اور سرد ، کڑوا اور میٹھا ۔ سچا اور جھوٹا سب ایک جیسے نہیں ہیں تمثیل بہ خدا پرست کے سوا مرشد کے سوا ، طالب اللہ کے سوا ، درد اللہ کے سوا ۔ مرد خدا کے سوا یعنی باشریعت باطریقت باحقیقت ، بامعرفت کے سوا سب خوار و ذلیل مثل شیطان انسان حیوان ہیں یعنی حریص ، لوبھی ، لالچی ، نفس پرست ، سب خدا سے غافل ہونے کی وجہ سے مکار اور غدار ہوتے ہیں جو دنیا زن ۔ زن نفس شیطان کی خواہش میں لگے ۔ ان سے اللہ بالکل بے پرواہ ہے اور جو اللہ کو چاہے ۔ اسے اللہ کیوں نہ چاہے ۔ ایسا قرآن میں فرمان ہے اس آخر زمانہ میں تمام خلق خداوند کریم کی یاد چھوڑ کر محض حرص دنیا اور اپنی پوجا میں لگ چکی ہے ۔ زبانی طالب ہونا آسان ہے جانی و

حقانی طلبگار ہونا۔ مرشد میں فنا فی مرشد ہونا دردمندوں کے لئے آسان اور بے دردوں کے لئے مشکل ہے یہ جہان دنیا فانی ہے۔ جو فنا کے ساتھ لگا وہ فانی ہوا۔ حاصل یہ ہے کہ ہر شئے سوا اللہؐ بے کار ہے مطلب یہ کہ اپنی خودی ہستی سے دل کو خالی کرنا اور حق تعالیٰ سے خود بخود لگانا چاہیے اور یہ سب اللہ کریم کی مہربانی لطف اور فضل پر مدار ہے۔ اللہ کریم آپ سب فقراء پر لطف و فضل فرمائے (آمین)

حرص نفس اور دنیاداری آپ کو یہاں فقیر کے پاس آنے نہیں دیتی۔ نہیں تو عشق والوں کو کون روکے۔ یاد رکھو! موت ہر سر کے اوپر کھڑی ہے۔ عمر اور وقت پتہ نہیں لگے گا اور گزر جائیں گے تو پھر مرنے کے وقت بھلا کیا کرو گے؟ اگر جیتے نہ مرا تو جان کے یہاں آئے ہی نہ تھے، دو تلواریں میان میں دو خربوزے ایک ہاتھ میں نہیں آ سکتے۔ یک طرف ہونا چاہیے یا اللہ کی طرف یا دنیا کی طرف، یا فقیر ہو۔ یا دنیا دار نہیں تو سوائے اللہ۔ میں ہوں سب شئے سے بیزار

راضی ربّی دم

ختم کل کم

(۴۷)

حقیقت یہ ہے کہ یہ مسکین عاجز فقیر اتنا آپ کو پیارا نہیں جتنا کہ تجھے اپنی جان و خودی پیاری ہے۔ نہیں تو خود روائی و خود غرضی چھوڑ کر اس نمانے کا قدر کرتے۔ ہادی پاک اس دردمند کو زبانی

خوشامد۔ اور دلوں بجانوں ایثار یعنی قربان ہونے والوں کی خوب پہچان عطا کی ہے۔ اپنے اپنے حال مطابق ہر شخص آپ کو سیدھے رستہ یعنی حق پر سمجھتا ہے۔ مگر درست سو ہے جو اللہ محمدؐ کی محبت میں قرآن پاک اور حدیث کی موافقت میں درست ہووے اور اللہ ہادی کی دوستی کے سوا کسی کو دوست نہ رکھے۔ اس عزیز زمانے کی حقانی طالبوں کیلئے تہہ دل سے دعا ہے کہ اللہ رحمٰن آپ سب فقراؑ کو اپنی عنایت ازلی کے ساتھ نوازے اور قرب و لطف سے خوش قسمت و نیک بخت فرمائے۔ (آمین)

(۴۸)

اے عزیز جان! جس حال میں میرا پاک پروردگار رکھے۔ جب بھی کوئی تکلیف سر پر ڈالی جاتی ہے۔ تو اللہ کریم کی دی ہوئی توفیق کے مطابق میں اپنی مدد آپ کر لیتا ہوں۔ مشکل کو مشکل نہیں جانتا بلکہ جان جس کی ہے اس یار کے آگے پھینکنے کے لئے تیار ہو جاتا ہوں۔ میرا درد دوا اور عشق ساتھی ہے اس کے سوا کوئی علاج نہیں۔ بہت سفر کر چکا ہوں اب اس پردیس سے نکل کر اپنے اصل وطن کے قریب جا رہا ہوں۔ عمر بہتی گزر چکی ہے تھوڑی رہ گئی ہے یہ عمر مرنے کے لئے ہے۔ وہ عمر ہمیشہ جینے کے لئے ہے جو شخص اس تھوڑی عمر میں اپنے اللہ کریم کے ساتھ ہوگا۔ وہاں ہمیشہ کے لئے

اللہ اس کے ساتھ ہوگا ۔ اے میرے عزیز جان ! اللہ رحمٰن آپ پر
ہمیشہ مہربان رہے تمہاری و ہماری سب خطائیں معاف فرمائے اپنی
رحمتِ وسیع میں آپ اور ہم سب کو ڈھانپ لے اور ہر دکھ درد
تکلیف سے آزاد کرے ۔ غفلت اور مخالفت سے پناہ دے موافقت
و محبت میں اپنی منشا سے راضی رکھے ۔ اپنے اور اپنے محبوبوں کے
سامنے شرمسار ہونے سے اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے ۔ چونکہ اے
میرے اللہ حق سبحان تو ہی ہر ایک کا حاجت روا ۔ رہنما و مشکل کشا ہے
تو ہی ہر آفت سے آزاد کرنے والا ، سلامتی دینے والا ۔ دردمندوں
بے کسوں ۔ بے قرار دلوں کی دعائیں سننے والا ، قبول کرنے والا ہے
(آمین ثم آمین) اے میرے سجن سائیں ! آپ اتنی بندۂ مسکین
کے آگے عاجزی وانکساری نہ کیا کریں ۔ چونکہ میں بھی عاجز مسکین ہوں
آپ بھی عاجز مسکین ہیں اس لئے آپ کی زیادہ انکساری دیکھ کر
برداشت نہیں کرسکتا خداوندِ کریم آپ اور ہم سب فقراء کا ہمیشہ سے
مہربان و نگہبان ہے ۔ وہ سب سے زیادہ پیارا ہے اور اپنے بندوں
کے ساتھ سب سے زیادہ پیار کرتا ہے ۔ حقیقت میں محبوب کا عاشق کو
مارنا بھی اس کا پیار کرنا ہے ۔

اللہ عزوجل دونوں جہان میں اپنے بندہ کو اکیلا کافی ہے ۔
مرشد پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم شفیع ہم گناہگاروں کا شافی ہے ۔ ناامید مایوس اور
فراق کی وجہ سے اداس نہ ہوا کریں ۔ وباللہ التوفیق

(۴۹)

جاننا چاہیے کہ یہ سارا جہان پردیس ہے۔ ہم اس دیس میں بسنے کے لئے نہیں آئے۔ جو کام اللہ کریم نے کرنا کرانا ہے وہ وہی جانتا ہے۔ یہ سفر اللہ سے آئے اللہ کی طرف جانا ہے یہ ٹھہرنے کی جگہ نہیں حقیقت میں بندہ کی ماسوا اللہ کوئی جگہ نہیں وہ ہر دم کے ساتھ موجود ہے۔ تو اس کے ساتھ دوستی کر جو تیرے دل کی باتیں پوشیدہ اعلانیہ سب سُنتا جانتا ہر وقت ہر حال مجھے تجھے دیکھ رہا ہے۔ حقیقی یار کے سامنے منہ سیدھا رہنے سے خدا کی نگاہ لطف و فضل میں رہتا ہے۔ جس حیاتی کو موت نہیں وہ روحانی زندگی ہے اور جس موت کو حیاتی نہیں وہ نفسانی زندگی ہے دیکھو! عیش و آرام کی باتوں میں وقت ضائع نہ کرنا۔ نفسانی خواہشوں کو چھوڑ کر خداوند کریم کی رضامندی طلب کرنی چاہیے اللہ اپنے بندے کو اکیلا کارساز کافی ہے۔ اپنی عزت کو خلقت میں ڈھونڈنا بدنصیبوں کا کام ہے چونکہ ایسے لوگ رسوا کئے ہوئے اور اللہ سے غافل رہتے ہیں مگر جس کو اللہ کریم چاہتا ہے اپنے فضل سے نواز دیتا ہے پھر بندہ خود پرستی سے نکل کر خدا پرست ہو جاتا ہے سوا اللہ ہر شئے فانی ہے میں سوا اللہ فانی ہوں۔ اس لئے میں اپنے آپ سے دل نہیں لگاتا

چونکہ فانی سے دل لگانے والا فنا ہو جاتا ہے حق تعالےٰ چاہے تو
بندے کا دل اپنے ساتھ لگائے۔

الحمدللہ ! یہ راز کی باتیں سچے یار کی اپنی مہربانی سے تصوف
کی نشاندہی کرنے والی ہیں۔

خداوند کریم آپ سب کو نیکوں میں راضی خوش رکھے۔ (آمین)

جانی جان حقیقی ہادی کر نگاہ کرم دی
پردہ پا ڈھک عیب میرے من اپیل رحم دی

۵۰

اے طالبانِ حق ! معلوم کرنا چاہیئے کہ بندہ کا ہر سانس ، روح
جسم ، قول فعل اللہ کریم کی مرضی و حکم امر سے ہے آپ کی طبیعت
پابندی و سختی سے گبھراتی ہے لیکن یاد رہے کہ یہ دنیا محنت
و مشقت کا گھر ہے۔ مرد تو دکھ مصیبت سے نہیں گبھراتے بلکہ
اللہ کے طالب کو تو سوائے اللہ ہادی۔ غیر سے کوئی سروکار نہیں
اور طالب پہ سکھ چین حرام ہوتا ہے ہر چیز ہر کام اللہ کے اختیار
میں ہے جو کچھ ہو چکا یا ہو رہا ہوتا ہے یا ہوگا۔ سب من جانب
خدا جانو ۔ عاشق تو چاہتا ہے کہ میں ہر وقت اپنے محبوب کے
سامنے رہوں مگر دردِ عشق ، مصیبت ملامت ، فراق بھی
ازل سے عاشقوں کی تقدیر ہو جاتا ہے۔ چند گھڑیاں چند دن

ظاہر میں ذرا آس پاس ہو گئے تو کیا ہوا ؟ جہاں کہیں تم ہو
اللہ تمہارے ساتھ ہے ۔ اسی طرح مرشد کو بھی دل سے دور
نہ دیکھو ۔ ہم تم ہر شئے ہر وقت حق تعالےٰ کی نگاہ میں ہے
آپ کو ہر طرح ہر حال اس کی رضا میں خوش راضی رہنا چاہیے
آنے والا وقت زیادہ تکلیف و پریشان کرنے والا آرہا ہے
سو اللہ رحمٰن کے بندے جنہوں نے اپنا منہ خداوندِ پاک کو
سونپ دیا ہے ۔ وہ دکھ درد سے کبھی نہیں گھبراتے سب فقراء
سچے سائیں کو اللہ ہادی داتا سدا راضی رکھے ۔ (آمین)

واللہ اعلم بالصواب

وعدہ

اے عزیز ! آپ نے جو وعدہ کیا ۔ وہ سچا کر دکھایا ۔ اسی
طرح ہر کسی کے ساتھ وعدہ وفا کرنا چاہیے ۔ اور وعدہ کرتے
وقت یہ سوچنا ضروری ہے کہ یہ بات پوری کر سکوں گا یا نہیں
اگر توفیق نہ ہو تو پہلے ہی سے وعدہ نہ کرنا بہتر ہے ۔ پورا ہو
سکے تو پورا کرنا بہتر ہے بندۂ مسکین کی آپ کے حق میں دعا
ہے کہ اللہ کریم آپ کو نیک بخت و خوشحال کرے ۔ صفائی و
پاکیزگی اختیار کرنی چاہیے اور ساتھ ذکر حق تعالےٰ میں یعنی

اللہ پاک کی یاد سے غافل نہ ہوویں۔ تاکہ سکون قلب اور رزق کشادہ
ہو۔ اس ہدایت پر اگر آپ نے عمل کیا اور اللہ کریم نے چاہا تو
کسی دن آپ کی تمام تنگیاں دور ہو جاویں گی۔ سچ کہنے اور سچ سننے
سے حق تعالےٰ بندہ کے ساتھ راضی رہتا ہے اور سچ اختیار کرنے
کی وجہ سے بہت برکتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آپ جھوٹے لوگوں
کی طرح جھوٹ اور فریب میں فریفتہ نہ ہوویں کیونکہ جھوٹے پر
اللہ تعالےٰ کی لعنت ہوتی ہے اور سچے پر اللہ تعالےٰ کی رحمت ہوتی
ہے۔ اسی طرح سخی پر اللہ تعالےٰ کی رحمت ہوتی ہے اور کنجوس
اور بخیل پر لعنت ہوتی ہے مگر سخاوت توفیق کے مطابق ہونی
چاہیے یہ نہ کہ سخاوت کے لئے قرضہ اٹھاتا پھرے۔ ایسا کرنا منع ہے

(۵۲)

وعدہ وفا

وعدہ وفا نہ کرنا منافقوں کا کام ہے۔ طالب دنیا لوگ سارے
نفس کے غلام ہیں۔ دنیا مردار دنیا کا طلب گار کتا۔ جو دولت
عورت کے یار ہیں دنیا دار ان کا نام ہے۔ قول کرتے ہیں
زبانی دل سے نہیں کرتے۔ جھوٹے دغا باز دل کا آگ ہی انجام
ہے۔ زن، مال، اولاد سے رکھتے ہیں محبت، اللہ رسول سے
نہیں جس نے رب راضی نہ کیا اس کا مرنا جینا حرام ہے اور یہ بھی

فرمان خاص ہے ۔ مرشد محبوب کا کہ جو اللہ رسول کے سچے طالب ہیں اور فقرا درویشوں کے دوست ہیں وہ اس مسکین درویش کے بھی دوست ہیں ان کے سوا زبانی جھوٹے طالبوں سے بہت دکھ پہنچا ہے اس لئے کسی اور جگہ جا رہا ہوں گا۔ جہاں اللہ پاک کے سوا کوئی واقف نہ ہو ۔ میں اللہ ہادی کے طالب کا یار ہوں دنیادار سے بالکل بیزار ہوں ۔ مجھے اللہ پاک نے زبانی دوست و جانی دوست کی پوری پہچان دی ہے ۔ یہ میخانہ میرے محبوب پاک مرشد سرتاج کا ہے ۔ اس میں تارک الدنیا کے سوا طالب دنیا کوئی نہیں رہ سکتا ۔ خدا پرست ، درددل مرد کے سوا ۔ نفس پرست رن مرید میرے پاس کوئی نہ آوے ۔ سوا اللہ مرشد نہ ہم کسی کے نہ کوئی ہمارا ۔ طالب اللہ کا ہوں غلام ۔ طالب دنیا کا جینا حرام

ختم کلام خادم الفقرا راضی فقیر ۔

۵۳

پیغام

فقراء طالبان حق کے نام

آپ نے فرمایا ہے کہ اے طالبان حق فقرا دوستو ! معلوم ہوا ہے کہ تقریباً زیادہ حب والے فقرا نے رل کے صلاح کی ہے

کہ ہم بھی اپنے ہادی مرشد کے عشق میں اپنا شوق ذوق ظاہر کریں۔ یعنی مہندی وغیرہ . . . . کی ریت رسم جیسے فقراء کے طریقے میں جائز ہے ویسے قائم کریں۔

اے دوستان راضی فقیر! آپ نے اس مسکین سے یہ صلاح نہیں پوچھی۔ اگر پوچھتے تو یہ ایک ظاہری ریت رسم ہے اور محض دکھاوا ہے۔ سچ پوچھو تو فقیر اس ظاہر کے رنگ روپ اور ہار سنگھار سے بالکل بری و پاک ہے۔ اللہ پاک ایسے وصف سے اپنی پناہ میں محفوظ رکھے۔ جس وصف میں کوئی نفس برابر بھی خودی کا وصف ہو۔ اس سے فقیر فانی ہے اور آپ کو حُب محبت صداقت جتنی جس کو ہے اتنی اللہ ہادی مجھے بھی معلوم کراتا رہتا ہے۔ اب آپ سوال کریں گے کہ قلندر لال اور سچے سائیں کی درگاہ وغیرہ پر مہندی دستار مبارک کرنے کی ریت رسم ہمیشہ سے ہوتی آتی ہے سو اس سوال میں آپ سچے ہیں مگر کہیں یہ ثابت کر دیں کہ قلندر لعل اور بھٹائی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی حیاتی میں خود آپ ہی یہ مہندی وغیرہ کی رسم کرتے رہے یا . . . نہ . . اگر کہیں کوئی ثابتی ہے تو اس عاجز کی حیاتی میں بھی کر سکتے ہو اس لئے بھی آپ عاشقوں کے عشق کو بھی روکا نہیں جا سکتا۔ یہ درویش جیتے ہی قبر کی مثال ہے بے شک کوئی عقیدت مند پڑھ پاوے کوئی لا ہوے۔ کوئی نہ پاوے فقیر کے خیال میں

سوائے اللہ سب فنا ہے۔ سچے سائیں کے طالبوں میں سے جو مسکین صفت، خود نفسی خودی، خود پرستی سے فانی اور اپنے اللہ ہادی کی محبت میں مست ہوں ایسے فقراء کو اجازت ہے بے شک اپنا دل راضی کریں اور سچا عشق کمائیں۔ ایسے طالب فیض یاب ہیں جو نفسانی خواہشوں اور دنیاوی حرص وہوا سے منزا ومبرا ہوں اور غفلت غیر سے بیدار ہوں یا ہو رہے ہوں یا کوئی ہونے والے ہیں یہ سب سعادت مند ازلی عنایت سے نوازے جائیں گے اور جن کو اللہ محمد مرشد پاک سے زیادہ دنیا، مال، اولاد جان پیاری ہے وہ یاد رکھیں کہ اللہ کے غضب عذاب سے ہرگز نہ بچ سکیں گے نفسانی لذآت، شہوات، لالچ، لوبھ، طمع والا آدمی اس ننگی اور بیکار لکڑی کی مثل ہے جو کہ سوائے آگ کے دوسرے کام نہ آسکے۔ جھوٹا، حاسد، فاسق، چغلخور انسان ایسے حرام کی مثل ہے جو حلال نہیں ہو سکتا۔ سو جس میں ایسی کوئی خامی خرابی ہو تو آپ ہی اپنے سے نکال دے تو اس کے لئے بھلائی ہے یعنی خدا بھی راضی اور خلق بھی راضی، حرصی لوبھی لالچی آدمی سے خدا بھی بے زار، خلق بھی بے زار طالب کو خود بخود کوشش کرنی چاہیے کہ ایسی تمام خراب اور خام عادتوں سے بالکل علیحدگی اختیار کریں اور سچائی صفائی سے اپنے رب رحیم کی رضا میں راضی رہیں۔ عام خام نیک بد۔ سب اپنے

افعال، اعمال، خصلتوں و عادتوں سے ظاہر ہوتا ہے اللہ کریم
آپ سب فقراء دوستوں پہ رحم و کرم اور فضل فرمائے اور
اپنے دوستوں میں داخل کرے (آمین) یہ پیغام ختم کلام
سب کو سلام۔

خادم الفقراء دعا گو دل ضمیر
سائیں راضی فقیر صوفی قادری قلندر

۵۴

اے عزیز! جاننا چاہیے کہ راہِ خدا میں اللہ کے طالب کو
بڑے بڑے خطرے پیش آتے ہیں۔ اور اللہ بھی اپنے دوستوں
کو دوستی کے لئے آزمائش میں ڈالتا ہے۔ یاد رہے کہ دنیا و
دنیا کی زینت اور ظاہر کے رنگ روپ سکھ آرام عیش و عشرت
سب امارہ نفس اور شیطان نے مانگی ہیں مطمئن نفس فرمانبردار
ہوتا ہے اور ماننے والے فرمانبردار کو کچھ نہیں کہنا چاہیے خدا
بھوک لائے تو کھانا کھا لینا چاہیے۔ مگر اعتدال سے یعنی پیٹ بھر
کر نہیں اور نہ بھوکا رہنا چاہیے درمیانی چال چلنی چاہیے میں
جانتا ہوں آپ کا دل اپنے مرشد کے وسیلہ سے خدائے پاک کے
ساتھ لگا ہوا ہے مگر جو تقدیر میں ہے وہ ہو کے رہے گا۔
اللہ رحمٰن آپ کو اپنے لطف کرم سے سدا راضی رکھے (آمین)

۵۵

ہم اللہ کی طرف سے آئے ہیں اور اللہ کی طرف ہی جانا ہے

انا للہ وانّا الیہ راجعون

تحقیق ہم اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں

اے درویش! اللہ پاک کا حکم ماننے کے سوا۔ اور رضا تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ یہ فقیر اللہ کا آپ سب طالبانِ حق کے لئے تاحشر دعاگو ہے خداوند کریم آپ کے دلوں کو صبر وسکون عطا فرمائے۔ حوصلہ بلند ہونا چاہیے ازل سے ہی دنیا میں روح آنے جانے کا راستہ بنا ہے یہ مال اولاد جان یہ حال قال جس کا ہے اسی کا ہے۔ ہمارا تمہارا اس میں کوئی دخل نہیں یہ موت عاشقوں کے لئے اپنے اللہ کے ساتھ ملنے کا ایک وسیلہ ہے۔

اللہ پاک فرماتے ہیں کہ اگر مجھ سے ملنا ہے تو موت کو دوست رکھو۔ یہ کوئی نیا کام نہیں جو آیا وہ چلا گیا۔ ہم آئے ہیں چلے جائیں گے۔ اللہ باقی ومن کل فانی۔ اللہ کی راہ میں میرا یہ سر ساہ اگر چاہتے ہیں تو یہ جان للہ حاضر ہے

ہم سب کو اللہ رحمٰن کی رضا میں راضی رہنا چاہیے اس کا ہر حکم حق ہے۔ ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

شکستہ دل تیرے کوچہ میں آیار بیٹھے ہیں

فنا کی کشتی پر تیرے پاس آنے کو محض تیار بیٹھے ہیں

میں تو ہر وقت موت سے کھیل رہا ہوں اپنا دل دلدار سے میل رہا ہوں۔ آپ اللہ رسول ؐ کا فرمان مانیں۔

جس کے ہیں وہی جانے افسوس ہم پر کہ ہم درویش ہوتے ہوئے جان پیاری کرتے ہیں۔ اللہ پیارا نہیں۔ حقیقت میں ہم اللہ کے لئے ہیں جان کے لئے نہیں۔ اللہ عزوجل ہم اور آپ سب کو رضا رحمت میں ہر طرح راضی رکھے آپ پر اللہ راضی ہو (آمین)

۵۶

اے طالب الحق! آپ کو چاہیے کہ ہر وقت اپنے نفس کے ساتھ محاسبہ کرتے رہیں۔ یعنی اس کو اللہ کا جھوٹ بولنے پر غضب، سچ بولنے پر رحم اور موت۔ قبر قیامت قریب ہونے کا وقت یاد دلاتے رہا کریں کیونکہ یہی ایک نفس ہے جو نیکی سے گریز کرتا ہے اور برائی پر ابھارتا ہے کیونکہ یہ خدا کے خلاف پیدا کیا گیا ہے۔ حقیقت میں نفس شیطان کے سوا بندہ کا کوئی اور دشمن نہیں۔ اللہ کے بندوں نے اس کو بھوک اور دکھ تکالیف دے کر یعنی محنت ریاضت ومشقت میں ڈال کر اپنے بس میں کر لیا ہے یہی ایک طریقہ ہے جس سے یہ قابو میں آتا ہے۔

پناہ مانگتا ہوں ساتھ نام اللہ کے ، نفسانی حرص و ہوا سے اللہ پاک ہی ہے جو نفسِ امارہ لوامہ ملحمہ کو مار کر مطمئن کر دے۔ (آمین)
اللہ کریم تمام طالبوں ہم تم پہ راضی ہو (آمین)، غفلت و لغو باتوں سے محفوظ رکھے۔ انشاء اللہ

۵۷

دعا

یا اللہ ذات پاک ! اپنے محبوبوں ، عاشقوں ، صادقوں کا صدقہ دنیا و آخرت کی ہر آفت سے آزاد کر ، اپنی ازلی عنایت و رضا سے اپنے ساتھ بلا تکلیف یگانہ رکھ ، تو اپنی قدرت پر قادر ہے جو چاہے کر سکتا ہے جیسا اپنے برگزیدہ بندوں پر رحم کرم کیا ہے صدقہ محبوب محمد مصطفےٰ اکا ہم پر بھی لطفِ فضل فرما۔ کیونکہ تو ہی ہے نہایت مہربان رحم کرنے والا۔ میں تیرا ہوں تو ہی مالک ہے تو ہی یار و مددگار ہے غیر اللہ سے تیری پناہ تو بقا باقی سب فنا سچا تیرا نام ختم کلام

۵۸

اے عزیز ! آپکو یہ شبہ ہوگا کہ شاید درویش مجھ پہ ناراض ہے

یاد رہے کہ راضی کبھی کسی سے ناراض نہیں ہوتا لیکن سچے طالب کے سوا، باطل پرست، فریب کار، دنیادار کے ساتھ کچھ تعلق نہیں رکھتا۔ آپ اس درویش کے ساتھ چاہے کتنا نیک سلوک کریں مثلاً کوئی شخص خداوند کریم کے ساتھ تو سچا رہے اور خلق خدا کے ساتھ فریب کرے تو وہ اللہ کریم کو پسند نہ ہوگا۔ آپ عیّار مرد معلوم ہوتے ہو اور نفسانی حرص و ہوا میں سر ڈالے ہوئے ہو تبھی تو لوگوں کے ساتھ دوغلی باتیں کرتے ہو ورنہ خدا رسولؐ کا تو یہ حکم ہے کہ کسی بچے کے ساتھ بھی سخن سچ بولو۔ یہ کس کتاب میں آپ نے لکھا پایا ہے کہ درویشوں کے ساتھ سچ بولو اور دنیاداروں کے ساتھ جھوٹ و فریب سے کام لو۔ اے نفس پرست طمع اور لالچ کو چھوڑ دو اور حلال طریقے سے روزی حاصل کرو۔ ہر وقت جھوٹ بولنے سے زبان کو نگاہ میں رکھو، دل زبان ایک خیال نیک رکھو اگر تم واقعی مرشد پرست رہنا چاہتے ہو تو اس ہدایت پر ثابت قدم رہو۔ دل سے نفاق و کینہ نکال دے۔ نعوذ باللہ قلبی من النفاق۔ یعنی پناہ مانگتا ہوں ساتھ نام اللہ کے دل کے نفاق سے، نیکی کا نتیجہ نیک و بُرے فعل کا نتیجہ بُرا ہوتا ہے۔ بدوں کے ساتھ بھلائی کرنا نیکوں کا کام ہے۔ آپ خلقِ خدا میں خدا کو دیکھیں۔ خلق کو نہ دیکھیں، صادق طالب مرشد پرست کو اتنا کافی ہے پیچھے جو آپ سے ہوگیا سو وہ معاف ہے آئندہ صاف رہو، اللہ اللہ

کہو سدا راضی رہو۔ وباللہ التوفیق

۵۹

اللہ کے نیک بندوں پر اللہ کریم کی رحمت ہووے۔ خیال یہ ہے
کہ اگر آپ جانتے ہیں کہ نیک صحبت رکھنا وقت گذارنا اچھا ہوتا ہے تو
خداوند کریم بھی نیک خو ہونے کی توفیق بخش دیتا ہے اس بات کا
مفہوم سمجھ کر آپکا دل چاہے تو چند گھڑیاں صحبت لے دے جائیں
آج سے پہلے یہ بندہ مسکین تیرے دل نے یاد کیا تو اس دل میں
بھی یاد آ ہی گئے اور میرے ساتھ یاد کرتے وقت ملاقات کرنے کا
جو وعدہ کیا ہو تو وفا کریں کیونکہ ہر سخن خدا کے سامنے کیا جاتا ہے
وہ دیکھ رہا ہے، سن رہا ہے، جانتا ہے جو کہتا ہے کر ڈالتا ہے
یاد رہے کہ کسی اللہ لوگ فقیر کے ساتھ لاطمع محبت کرنے کا اللہ کریم
حکم فرماتا ہے وباللہ التوفیق

۶۰

اللہ آپ سب کو نیک بخت کرے۔ دکھ تکلیف میں صبر و تحمل
کی توفیق دے قبر اور حشر میں عذاب سے نجات دے۔ مال اور
اولاد کی محبت سے زیادہ اللہ رسول ؐ اپنی محبت زیادہ عطا فرمائے
اور اپنی رضا میں راضی رکھے (آمین) آپ کو کبھی اس قسم کا کوئی

خیال نہیں آنا چاہیے کہ خدایا اس مسکین درویش کو بھول گئے ہیں جاننا چاہیے کہ دوست مخلص وفادار انسان بظاہر چاہے کتنا دور ہو مگر دل سے دور نہیں ہو سکتا کیونکہ سچی دوستی جو خالص اللہ کے لئے ہو ایسا دوست نہیں بھول سکتا۔ خیال یہ ہے کہ میں بھی ایک عاجز فقیر بندہ ہوں۔ جو کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا۔ یعنی حق سبحانہٗ کی مرضی منشا کے سوا اپنی مرضی اختیار سے کچھ نہیں کر سکتا اور یہی ہدایت ہے یعنی عاجزی و خلوص محبت کے سوا نماز قبول نہیں ہوتی۔ خوف خدا والے بندے کو غیر خدا اور موت سے خوف نہیں ہوتا یعنی جو اپنے اللہ پاک کی ناراضگی سے ڈرتا ہے وہی فلاح و نجات پا لیتا ہے ہر وقت اپنی نفسانی خواہشوں سے بچنے کی اپنے مالک سے توفیق و پناہ چاہتا ہوں۔ جو بندے کی ظاہر پوشیدہ باتوں و حالت سے خوب واقف ہے اللہ پاک اپنے عفو و کرم سے ہم اور آپ کی ہر خطا معاف فرمائے جو لوگ اللہ پاک پہ بھروسہ نہیں رکھتے اور فرمانبرداری سے باغی ہو جاتے ہیں جیسا کہ آج فی آخر زمانے میں تمام خلق خدا پاک سے باغی ہو چکی ہے۔ اور حدیث شریف اور قرآن پاک کی پیروی نہیں کرتی اسی وجہ سے وحشت و پریشانی میں روز بروز مبتلا ہو رہی ہے اور اپنے اللہ کی یاد سے غافل ہونے کی وجہ سے پاگل ہو رہی ہے اس لئے جھوٹ، فریب ظلم، بے انصافی اور خدا کی بے خوفی کی وجہ سے خوفزدہ ہو چکی ہے اس لئے اللہ رسول ﷺ کا دامن پکڑنے کی

بجائے دامن چھوڑ کر ایک دوسرے کو لوٹنا مارنا - درندوں کی طرح ایک دوسرے کو بے گناہ قتل کر رہے ہیں - یہی نشانی ہے قیامت آنے کی اور یہ دنیا فنا ہونے کے سوا کچھ نہیں - جو انسان اس کے دھوکے فریب میں آجاتا ہے وہی نادان ہوتا ہے - نفس اور شیطان انسان کے سب سے بڑے دشمن ہیں - یہی قرآن پاک میں اللہ جل شانہٗ نے فرمایا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میری پناہ مانگو اعوذ باللہ اور بسم اللہ شریف پڑھو - نَعُوذُ بِاللہِ مِن نفسِ بسوءِ یعنی پناہ مانگتا نام اللہ سے بُرے نفس اور اس کی بُرائی سے -

وباللہ التوفیق

۶۱

اے عزیز طالبان! جان لیں کہ اللہ ایک ہے اور بندہ پیدا کیا گیا ہے - اس لیئے اللہ کے سوا بندے کو اللہ کہنا شرک ہے مرشد وسیلہ ہے - تمام مُرسل نبی اور رسولؐ پاک اللہ سے ملنے کا وسیلہ ہیں - اللہ تیرے وہم وخیال سے بالا ہے تو جو کچھ بیان کرتا ہے اور جو لکھتا ہے وہ کچھ تو جہل سے اور کچھ علم سے لکھتا ہے میں اس کا بندہ ہوں - اور اس کے رحم وکرم کا محتاج فقیر ہوں - فقیر کو فقیر کہنا چاہیے نہ کہ اللہ -

اس کی صحیح پہچان یہ ہے کہ اللہ مجھ میں ہے میں اللہ نہیں -

ہر کوئی اس کے کمال سے عاجز ہے ۔ میں اس کا عاجز بندہ ہوں ۔
جیسا کہ تو اپنے آپ کو جانتا ہے ہر چیز بین اللہ ہے ہر چیز اللہ
نہیں ۔ وہ سب کو پیدا کرنے والا ہے خود پیدائش میں نہیں آیا
تو قل ہو اللہ پر ایمان لے آ ۔ ہر شخص اس پاک ذات کا محتاج ہے
وہ کسی کا محتاج نہیں ۔ نبیؑ ولی سب اسی سے مانگتے ہیں وہ کسی
سے نہیں مانگتا وہ ہر کسی کو دیتا ہے لیتا نہیں ...... شرک سے ہر
صورت بچنا چاہیے ۔ ہاں ! مرشد خدا نہیں مگر خدا سے جدا بھی
نہیں ۔ تو بشر سے نظر ہٹا لے ۔ پھر خدا کو دیکھ ، ظاہر کو چھوڑ دے
حقیقت کو دیکھ ، مگر معرفت کے سوا حقیقت کی پہچان مشکل ہے
تو کبھی رزق مانگتا ہے کبھی رزاق ، اگر رزاق مانگتا ہے تو رزق
چھوڑ دے تو اپنی ہستی سے فانی ہو جا تا نکہ بقا حاصل کر لے ۔ عقلی
دلیل چھوڑ دے عشق کے راستہ پر آ جا ورنہ فضول باتیں نہ کر ، خدا
سے ڈر اور اپنے آپ میں عاجزی و انکساری پیدا کر ، نیاز مندی
سے اس کی رضا جوئی میں لگ جا غیر اللہ سے دور بھاگ ۔ اللہ کی
طرف آ جا ، جتنا جانتا ہے اتنا کہہ اور جو نہیں جانتا وہ نہ کہہ اپنا ظاہر
باطن درست کر لے تجھے چاہیے جو کچھ مرشد فرمائے اس پر عمل کر
مرشد کے پیچھے چل ۔ آگے نہ بڑھ ، ہستی کو جذب کرنا چاہیے ۔ تا نکہ
ہستی فنا ہو جائے ۔ علم پر عمل کر تا نکہ حلم حاصل ہو جائے ۔
اللہ وہم خیال و عقل سے بالا ہے (وباللہ التوفیق)

۶۲

اے دوست! آپ نے کہا ہے کہ میں ہادی کو ہر وقت ساتھ سمجھتا ہوں اور صادق الیقین طالب اسی طرح اپنے مرشد ہادی کو دیکھ سکتا ہے۔ بظاہر تو اللہ بھی سر کی آنکھوں سے دنیا میں کوئی نہیں دیکھ سکتا...... مگر یقین کی نظر اور دل کی آنکھ سے دیکھ سکتا ہے لیکن اپنے آپ سے فانی ہو کر، ہستی کی حالت میں نہیں! اللہ تو ہر وقت ہر دم حاضر و ناظر ہے تو اس کے دیدار کا طلبگار رہ اور اپنے ارادے اختیار سے فانی ہو۔ پھر دیکھ لے کہ خداوند کریم ظاہر باطن موجود ہے یا نہیں۔ وہ ہمارے ابتدا سے انتہا تک کلی حال سے واقف ہے۔ وہ سچوں کو دوست رکھتا ہے۔ با انصاف با سخا، با حیا، با صفا سچوں سے محبت کرتا ہے۔ فریب کار عیار مغرور۔ مکار، ظالم، ستم گار جھوٹوں پر لعنت کرتا ہے اب اپنے آپ کو دیکھو کہ کس طرف ہو اہل اللہ سچے ہوتے ہیں اور اہلِ دنیا جھوٹے........ اللہ کریم آپکو نیک بخت کرے۔ اور سچوں کے ساتھ شامل کرے۔ (آمین) وباللہ التوفیق

کافی ہے اللہ باقی سب کوڑی صلاح

اے عزیز! طالب الحق! جاننا چاہیے کہ اللہ پاک ایک ہے کیا
اوپر کیا نیچے ایک ہے۔ ایک کو دو نہ سمجھ وہ وہم خیال سے
اعلےٰ و بالا ہے تو جو کچھ باتیں کرتا ہے علم اور عقل سے کرتا ہے
تمہاری باتوں میں خودی نظر آتی ہے۔ ورنہ گھر بار والے اور منہ
کالا یا چٹا اس خیال سے بے خیال ہوتا۔ اپنے آپ کو دیکھنا اور
ہے الہٰی وحدت میں گم ہونا اور ہے تجھے فقط اپنی پڑی ہے
کیوں بے فائدہ شور مچایا ہے ہر دم ذکر فکر میں رہنا چاہیے دکھ
درد صبر سے سہنا چاہیے میں کیوں کہوں تو۔۔۔۔آ۔۔۔۔تجھے
غرض ہے تو آ۔۔۔ مگر طالب کو صحبت میں رہنا چاہیے۔ اللہ کا
نام لینا اور ہے یاد رکھنا اور ہے۔ تیرے اندر ہیں بیٹھا چور ہے
مگر عشق سب سے زور ہے۔ خودی کرتی خوار ہے بے خودی عجب
اسرار ہے اپنے آپ سے فانی ہونے کا نام حقانی عشق ہے عقل
کہتی ہے کہ بدنامی سے بچ۔ عشق کہتا ہے ملامت ہے سچ۔ عقل
کہتی ہے شیخ، مشائخ پیر بن، عشق کہتا ہے۔ مسکین درویش
فقیر بن، عقل کہتی ہے گناہوں کو چھوڑ اور عشق کہتا ہے۔ گناہ ثواب
دونوں سے منہ موڑ۔ عقل کہتی ہے سارے جہاں کی رکھ خبر عشق
کہتا ہے دونوں جہان سے ہو بے خبر۔ عقل کہتی ہے محمدؐ کو عبد

جان۔ عشق کہتا ہے اللہ محمدؐ ایک ہی پہچان۔ تو ہستی سے نکل مستی میں آ۔ ویرانے سے نکل بستی میں آ۔ میں کہاں اور کون ہوں اور کیا ہوں۔ سوائے اللہ کوئی نہیں۔ غیر اللہ کوئی چیز ہوتی نہیں بندے کو چھوڑ۔ خدا کو دیکھ۔ ظاہر باطن وہی ہے ایک ...
وہ اپنے علم سے ہر ایک پر حاوی ہے تو میں نہ پہلے تھا نہ اب ہے بس فقط رب ہی رب ہے۔

میں کہتا ہوں محمد مصطفیٰ کا وہ محبوب ہے خدا کا۔ سوائے اللہ سب کوڑی صلاح۔

۶۴

اے عزیز! بات یہ ہے کہ ابھی تک آپ کی شکائتیں ختم نہیں ہوئیں میں حیران ہوں کہ آپ کو کوئی نہ کوئی مشکل پڑی رہتی ہے آخر کوئی وجہ ضرور ہے یا تو آپ کے گھر میں ماحول ہی اسی قسم کا ہے جو رب رسول کو نہیں پسند ..... یعنی صحیح طریقے سے عاجزی وانکساری کے ساتھ اپنے اللہ کے آگے سچی توبہ نہیں کرتے اور معافی نہیں مانگتے نہیں تو کیوں نہ معافی ملے خداوند پاک کوئی بندوں کا دشمن تو نہیں وہ تو بڑا مہربان رحیم کریم ہے نیک و مومن بندے کا کام ہے کہ حسینؑ پاک کی طرح رضائے الٰہی مانے اور ان اللہ کے پیاروں کی پیروائی کریں۔ نافرمانی کی وجہ سے ساری خلق ذلیل و خوار ہو کر رہی

ہے - آپ اپنے اپنے نفسوں اور دلوں کو دیکھو - بمعہ اہل وعیال اپنے خدا کے خلاف ہو یا موافق - خلاف نہ ہوتے تو بندۂ مسکین کی آپ کے حق میں دعا قبول ہوجاتی - ربّ رحیم آپ پر رحم و فضل فرمائے اپنے بال بچوں کو نیک ہونے کی تلقین کرتے رہو -

اللہ کریم کی رحمت سے نا امید نہ ہوں وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے اے عزیز! اس کی یاد اور عبادت اس طریقے سے کر - کہ اے میرے اللہ کریم! تو ہر جگہ ہر شے پہ حاضر و ناظر ہے گویا میں تجھے نہیں دیکھ رہا مگر تو مجھے ہر حال میں دیکھ رہا ہے میں تیرے لئے ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں - اسی طرح عاجزی و انکساری کے ساتھ حق کے حضور میں اپنے لئے دعا و التجا کرتے رہیں اور ہر کام میں اللہ پاک کی پناہ مانگتے رہیں۔ ہمارے اور دوسرے دوستوں کے حق میں بھی دعائے خیر عرض کرتے رہیں۔ و باللہ التوفیق

اداس نہ ہودیں رب العزت کو اپنا محافظ و کارساز سمجھیں

اللہ رحمٰن آپ کو راضی رکھے (آمین)

۶۵

سخی سرتاج مرشد ہادی پاک حضرت محبوب راضی سائیں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ خصوصی پیغام فقراء طالبان حق کے نام ہدایت و رہنمائی فرمائی - اس کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔

آپ حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اے میرے عزیز طالبانِ حق!
فقراء سچے سائیں کے درویشو! جو عملی طور پر بھلی بات کو بھلا سمجھ
کر دل سے تسلیم کرنا اور اس سے بھلائی حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کو
فائدہ پہنچے گا۔ نہیں تو یہ باتیں چاہے کتنی بھی حق سچ کی ہوں گی ویسے
ہی فضول اور بے سود ہو جائے گی۔ اگر کسی نے عمل نہ کیا۔۔۔۔ اس
وقت صورتحال یہ ہے کہ ہم خاصانِ خدا فقراء کی پیروائی کرنے میں ان
میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ وہی رستے وہی کلمے۔ وہی عادتیں وہی
خصلتیں، جو عام لوگوں میں ہوتی ہیں دنیا کے بندوں میں ہوتی ہے
زمانے کے آدمیوں میں ہوتی ہیں۔ فقراء میں بھی وہی ہیں تو فقراء
اور زمانے کے بندوں میں کیا فرق ہوا؟ میں نصیحت اپنے آپ کو
ہی کر رہا ہوں اور جو مجھ سے ملنا چاہتے ہیں اور فقیر کا فیض حاصل
کرنا چاہتے ہیں ان کو بھی یہی نصیحت ہے۔ ہم کو ایک تو سب سے
پہلے ہر وقت دل حق کے حضور ساجد رکھنا چاہیے۔ صبح و شام ذات
حق کی تسبیح کرنا اور تعریف کرنا اور اس کے آگے جھکنا اور دعائیں مانگنا
اور ایک دوسرے کی خیر مانگنا یہ ضروری ہے۔ رات کو جاگنا، نفس سے
جہاد نہ رکھو گے تو ذلیل ہو کر جس طرح پہلے لوگ قبروں میں جا پہنچے ہیں
اور مٹی ہو گئے۔ مسواڑ دل میں مر گئے ہیں وہی سُرگ داسی اور وہی
جنتی آدمی بنتے ہیں جن کی خصلتیں نیک ہوں یہ نفس ہمیشہ دنیا کے
عیش و عشرت اور دنیا کا مال اکٹھا کرنے میں اور مخلوق خلق میں عزت

ڈھونڈھنے والا نفس خدا سے دور رکھنے والا ہے ایسے نفس سے جہاد نہ کرنا ہلاکت کا باعث ہوگا اس سے جہاد کے لئے اللہ پاک کی توفیق اللہ پاک کی مہربانی ہمت ہر وقت مانگتا رہے، کوشش کروگے تو مدد مل جائے گی۔ جس طرح اس مسکین کو آپ دیکھیں کہ شروع سے کون سی خواہش مجھے یہاں لے کر آئی ایک خواہش جائز ہے۔ ایک ناجائز ہے یعنی صرف ذاتِ حق کی خواہش ہے۔ تو یہ جائز ہے سوا اللہ کے کوئی غیر خواہش ہے تو وہ آپ ہی آپ کو ہلاک کر ڈالے گی اس میں وہ ذلیل ہوگا خوار ہوگا جس طرح باقی دنیا کے لوگ ہو رہے ہیں۔ نہ ان کو مرنے کے وقت خدا یاد رہتا ہے اور نہ کلمہ نصیب ہوتا ہے۔ اللہ کی ذات پاک سے ہر وقت ڈرنا چاہیئے۔ خوف کرنا چاہیئے نہ خوف رکھے گا نہ ڈرے گا اور نفس کا محاسبہ نہ کرے گا تو وہ خود ذلالت میں پڑ جائے گا کیونکہ ذاتِ حق تو بے پرواہ ہے کئی شکلیں کئی انسان جو پچھلے زمانہ میں بے فرمان ہوئے نہ ماننے اور تباہ ہو گئے یہاں بھی ان کو غرق کیا گیا۔ فرعون اور شداد، قارون کی طرح اللہ پاک نے دوسروں کے لئے یہ ایک نمونہ بنایا۔ باقی خلق کے لئے تاکہ ہر کوئی عبرت حاصل کرلے کہ ان کے وصف اختیار نہ کریں۔ خدا تو پاک ایک لحظہ بھی تجھ سے غافل نہیں ہے اور تو خدا سے غافل ہو سکتا ہے اسی طرح شیطان بھی تجھ سے غافل نہیں ہے وہ موقع ڈھونڈتا رہتا ہے ہر وقت تیرے گھات وتاک میں لگا رہتا ہے کہ کسی بھی وقت یہ خدا سے غافل ہو کر غفلت میں آئے

تو میں اس کو دنیا کے خراب کاموں میں ڈال کر گمراہ کروں اور انسان
نادان ہے اور جس کا ہادی ہے سو تو اگر ہادی کی ہدایت پر چلنے
والا ہے تو شیطان کچھ نہیں کر سکتا ۔ اگر نہ چلیگا تو بے ہدایت ہے
سو بغیر ہدایت کے کیسے سیدھے راستے پر چل سکتا ہے سو یہ میرا پیغام
تمام فقراء طالبان حق کے لئے مشترکہ ایک جیسا ہے کیا ہندو ہو یا
مسلمان جو سچے فقر سے پیوست ہیں سب مجھے پیارے و عزیز ہیں
اور جس کو اللہ کہتے ہیں ۔ وہی بھگوان ہے وہی رام ہے وہی پرماتما ہے
بھلے نام اور سوہنے نام اور اچھے نام سب اسی ایک سائیں کے ہیں
جب کوئی نام لے کر اس کو پکارے تو کوئی فرق نہیں ہے ہر انسان کو
اس وقت پتہ لگتا ہے کوئی ہو آپ ہوں یا میں مرنے کے وقت جب
دنیا سے علیحدہ ہوتا ہے تب اس کو خبر لگتی ہے کہ میں نے کیسے کام کئے
جواب میرے سامنے پیش آرہے ہیں اچھی بات ہمیشہ اچھی ہوتی ہے
بُری بات بُری ہے ہم میں سے کوئی آدمی جھوٹ اور نفاق فرق
پانے والا ایک دوسرے کی چغلی کرتے والا ، عیب جوئی کرنے والا
ہے ۔ تو اس کو ایک دفعہ دو دفعہ تین دفعہ نصیحت ، وصیعت
ہدایت آپس میں بھراوڑے مل کر کریں اگر پھر بھی اس عادت سے
باز نہ آئے تو اس کو اپنے سے نکال باہر کریں تانکہ دوسروں کو خراب
نہ کرے چاہے میں ہی ہوؤں ۔ باقی صحیح معنوں میں کلی طور پر
اپنے اللہ کو اپنی نیت کا ثبوت دیں کہ میں تیرے سوا کچھ نہیں چاہتا

اور نہ کچھ مانگتا ہوں اور انسان کی تمام خصلتوں و عادتوں کو اللہ پاک
خود ہی معلوم کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ دلوں کا مالک ہے اور درست
تو اپنے رب سے ہوتا ہے۔ اور جو انسان اپنے رب سے درست
ہے۔ وہ ضرور خلق سے بھی درست ہی ہوگا عاجزی مسکینی نیاز
مندی جو ہے سو۔ اسی شخص میں آسکتی ہے جس میں خودی نہ ہو
غرور نہ ہو، تکبر نہ ہو۔ تکبر خودی غرور یہ اللہ پاک کی شان۔
یہ اسی کے لئے ہے دوسرا کوئی بھی کرے گا تو وہ مارا جائے گا اور
وہ خدا کی لعنت میں دب جائے گا اور ہمیشہ کے لئے وہ تباہ ہو
جائے گا۔ سو انسان کو انسان ہو کر رہنا چاہیئے۔ وہ ایسا نہ جائے
کہ میں آدمی سے بات کر رہا ہوں۔ دو آدمی بات کر رہے ہیں
تو بیچ میں خدا کا کوئی غیب نہیں ہو گیا وہ موجود ہے اگر آدمی اس کو
حاضر ناظر دیکھنا اور سمجھنا اور اس کی صحیح طرح پوجا کرنے کا حق دار
بن جائے۔ تو کبھی بھی دھوکے میں نہیں آسکے گا۔ کیونکہ وہ حق تعالیٰ کی
حفاظت میں رہے گا اور آپس میں جو اس سے پہلے۔ یا اب جو بے خلقی
کے الزام اور ایک دوسرے کی عیب جوئی کی شکائیتں ہو رہی ہیں۔
اس سے میرے دل کو دکھ و صدمہ پہنچا ہے ورنہ فقیر تو ایسے ہوتے
ہیں کہ ان میں اتنا قرب محبت و اخلاق ہوتا ہے جو ایک گودڑی
میں سوا لاکھ سما جاتے ہیں۔ اور یہ آپس میں اکھٹے بیٹھ کر محبت
صحبت سلام و دعا سے بھی اوازار ہیں زبانی باتیں کرنی کچھ اور ہے

اور دلی طور پر کچھ اور ہے ۔ ہونا تو ایسا چاہیے کہ دل اور زبان ایک ہو ، حال وقال ایک ، اس کی نظر ایک ہو اور پاک نظر سے دیکھے کیونکہ جب پاک نظر سے دیکھے گا تو اس کو خدا نظر آئے گا ۔ خدا جس صورت میں نظر آئے تو اس صورت کو خراب نہیں دیکھ سکتا اور بُرا نہیں کہہ سکتا ۔ بندا کہے کہ زمانہ ٹھیک نہیں ہے تو اس زمانہ میں بھی خدا ہے ۔ ایسا کہنا بھی نامناسب ہے کہ زمانہ ٹھیک نہیں کوئی دم ذاتِ حق سے خالی نہیں ہے جدا نہیں ہے کیونکہ حق تعالےٰ کی مہربانی حاصل کرنی ہے ۔ رب کو راضی کرنا ہے سو اس کو راضی کرنے کے ڈھنگ سیکھنے چاہییں ۔ ڈھنگ سیکھنے کے لیئے فقر پیدا کیا گیا تمام ستر بہتّر ٹولے ہو گئے یہ فرقے بندیاں اور سب مذہب ، کوئی پتھر کو پوج رہا ہے کوئی سورج کی پوجا کرتا ہے اور کوئی پانی کی جل پر میشر اور صحیح خدا کی پوجا ایک ہی رسولوں اور پیغمبروں اور نبیوں کا ٹولہ اور دوسرا اولیاؤں کا جن کو فقراء کہا جاتا ہے یعنی انھوں نے عاجزی ومسکینی اختیار کی اس لیئے یہ اللہ پاک کو پسند آگئی اور ان پر رحمت ہو گئی یہی ایک ٹولہ نجات پانے والا ہے باقی تمام فرقے ہلاک ہو جائیں گے ۔

سو ۔۔۔ بابا یہاں تو کافر کو بھی خدا دیتا ہے کتوں اور بلوں کو بھی دے رہا ہے کوئی بُرا ہو تو اس کو بھی دیتا ہے مگر نیک انسان کی جو حالت ہے وہ اور ہے یہاں بھی ان کے لیئے بھلا

ہے وہاں بھی بھلا ہوگا آخر یہ دنیا چھوڑنی ہے۔ یہ وجود چھوڑنا ہے
یہ چادر جو ہے سو اس سے پردہ پوش ہونا ہے اس لئے کیوں نہ
نفس سے محاسبہ ہر وقت جاری رکھے اس کو خدا کا خوف یاد دلائے
اور اس کے فکر میں لائے اور قبر کا حساب یاد دلائے عذاب
یاد دلائے خدا کے غضب سے اس کو حشر یاد دلائے تاکہ
نفس بھی مومن ہو جائے۔ اور نیک بن پڑے اور جب اپنے
نفس کو جس نے مار کر نیک کیا سو نیک ہی ہوگا نفس روح کے موافق
ہو جائے جان و پیر کے موافق ہو جائے۔ یہ وجود ظاہر کا موٹا
تازہ ہر وقت کھانے پینے سے تو یوں ہی غفلت میں مارا جاتا ہے
یہ اناج نشہ دیتا ہے۔ عام آدمی صوفی اس کو کہتے ہیں جو حقہ بیڑی
نشے دوسرے نہ کرے اور روٹی کھائے حالانکہ روٹی بھی تو نشہ
ہی ہے لیکن جن کو اللہ کی پوجا، اللہ کی عبادت اور سخاوت نیک
خیال رہنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ اس غنودگی میں آتے ہی نہیں
نہ تو اتنی نیند کرتے ہیں اور نہ اتنے جاگتے ہیں۔

جاگنے کے وقت جاگتے ہیں، سونے کے وقت سوتے ہیں۔ پہلی
رات سوتے ہیں پچھلی رات جاگتے ہیں ہر وقت خدا جاگتا ہے اور
حاضر ہے تو تو جس وقت چاہیں جہاں بھی ہوں عبادت کر سکتا ہے
لیکن دل پاک ہو اور ظاہر میں جگہ بھی اور نظر پاک ہو جس طرح تیرا
ظاہر پاک ہے اس طرح باطن بھی پاک ہو۔ اور جس شخص کا مولا کریم

کے فرمان کے مطابق کہ جس کا ظاہر پاک ہے اس کا دل بھی پاک ہے
جو ظاہر میں غلیظ رہتا ہے تو اس کا دل یعنی اندر باطن بھی غلیظ ہے
لیکن ایک بات میں انگریز دل کو دیکھو ظاہر میں صاف ہیں مگر ان کے
مذہب میں غیرت نہیں ہے حیا نہیں ہے اور اسلام میں غیرت ہے
حیا ہے ، ستر ہے اس لئے اسلام کے چاروں پاٹے مکمل ہیں یہ دین
حق کا ہے سو اس لئے اللہ پاک نے منظور کیا کہ دین جو ہے سو سیدھا
راستہ ہے دین کے معنی محبت کہ میرا تیرا دین ہے سائیں !! یعنی
دین کے بھائی ہیں .... دین کے بھائی یعنی اللہ کے عشق اور اللہ
کی محبت کے ، اللہ کے راستے کے ۔ فی سبیل اللہ ایک دوسرے کے لئے
جو کچھ بھی کریں گے سو سب کامیاب ہو گا اور اگر باقی غرض کے لئے
ایک دوسرے کی لالچ سے عزت کریں گے یا جو بھی بھلائی کریں گے وہ
بھلائی نہیں رہے گی ۔ اگر کوئی انسان کہے کہ میں اب سمجھ دار
ہو گیا ہوں ۔ ہر گز نہیں کیونکہ اللہ ہی دانا ہے جتنی وہ سمجھ دے اتنی
آسکتی ہے کبھی نہ اپنے آپ کو کوئی بھی نیکی کرے اور کوئی اچھا
کام کرے تو مغرور نہ ہووے اپنے آپ کو کبھی اچھا نہیں جاننا چاہیے
اپنے سے دوسروں کو بہتر سمجھے ، لیکن حق و باطل کی جھوٹے اور
سچے کی خبر رکھنی چاہیے تاکہ فریب سے تجھے کوئی دھوکہ نہ دے
سچے انسان کی دوستی سے ہمیشہ فائدہ ہی فائدہ ہے اس میں نقصان
نہ ہو گا جو شخص ایک دفعہ وعدہ کرتا ہے پورا نہیں کرتا ۔ دوسری دفعہ

کرتا ہے اور تیسری دفعہ کرلے ہے وعدہ پورا نہیں کرتا ۔ سو وہی منافق ہے
اس کو امانت دیں تو خیانت کرتا ہے۔ یہ جان اور عشق یہ محبت
بھی ایک امانت ہے یہ بھی صاحب کی ہے اس میں خیانت کرنا بھی
خدا کو اچھا نہ لگے گا یہ بولنا تیرا اٹھنا بیٹھنا سب امانت میں داخل
ہیں چھوٹا بچہ ہوتا ہے اس کو عقل نہیں ہوتی ۔ مزا تو اس کو آئے
گا جو اپنے رب کی صحیح پہچان کرے اور لطف حاصل ہو۔ عشق تو
بابا جی سر دینے کا نام ہے یوں عشق کا نام لینا آسان ہے طالب
ہونا، جلدی سے ہو تو جاتے ہیں ہاں جب ان کو نیک ہونے
کی ضرورت یا واقعی وہ مومن ہونا چاہتا ہے یا وہ عذاب سے بچنا
چاہتا ہے اور اپنے اللہ کی رحمت میں رہنا چاہتا ہے تو پھر اس کو
خود بخود کوشش کرنی ہی ہوتی ہے وہ اپنے مرشد کے فرمان کے مطابق
چلے گا مرشد کے فرمان کے مطابق وہی چل سکے گا جو مرشد کے ساتھ
اتنی کمال محبت ہو۔ جو فنا فی الشیخ ہو جائے ۔ مرشد میں گم ہو جائے
اور مرشد کی صورت پکڑے چھوٹے ٹبے پہ نہیں عشق تو الٰہی عطا
ہے جس کو چاہے عطا فرمائے ۔ عشق مجھو کے ننگے کو نہیں لگتا ۔ عشق
جھوٹے مکار کو نہیں لگتا ۔ عشق سچے وفادار کو لگتا ہے عشق باحیا
آدمی و نرم خو اور نیک خو کو لگتا ہے ۔ عشق اس بلندی پہ پہنچاتا
ہے ۔ جہاں کوئی بھی نہیں پہنچا ۔ یعنی اللہ سے ملا دیتا ہے
کانٹوں کے منہ اگتے ہی تیز ہوتے ہیں کئی پیدا ہوتے ہی خوش نصیب

ہوتے ہیں چھوٹے ہوتے ہی ان میں خصلتیں نیک ہوتی ہیں۔ پھر اس کو صحبت نیک مل جائے تو وہ بڑا خوش نصیب و خوش قسمت ہے اور اس آدمی کے بھی بھلے بھاگ ہوں جو غلط راستہ چھوڑ کر اس کو یہ ہدایت حاصل کرنے کی ضرورت ہووے تو جا کر کسی نیک و اچھے آدمی کی صحبت اختیار کرے اور اس سے کچھ ہدایت حاصل کر کے اس کے نقش قدم پہ چل کر پھر بھی سیدھے راستہ اہدنا صراط المستقیم پہ آسکتا ہے حضرت بھٹائی صاحب اور جناب سچے سائیں کی ذات پاک نے کوششیں کیں زہد کئے، زہد کے معنی ہیں دنیا و دونوں جہان اور اپنے آپ اور اپنی جان سے ہاتھ دھونے کا نام زہد ہے یعنی خراب لذتوں اور سوادوں سے ہٹنے کا نام زہد ہے۔

تو۔۔۔ مالک کریم کرم کرے سب پہ۔۔۔ آمین میری ہر وقت دعا رہے گی۔ یوں کوئی طالب نہ سمجھے کہ فقیر ہم کو دعا نہیں دیتا ہے لیکن جو کوئی بھی درویش سے سچی محبت کرے گا وہ خود بخود فیض پائے گا اگر اس کو میں دعا نہ دوں تو صاحب سچا رب العزت تو دیکھتا ہے۔ وہ خود بھی اس پہ مہربان ہو جاتا ہے کہ یہ میرے غلام کی یا میرے دوست کی میرے بندے کی یہ عزت کرتا ہے تو اللہ کریم اس کی عزت کرتا ہے۔ اللہ والوں کی عزت اللہ کی عزت ہے جو خدمت خدا واسطے کی جائے وہ خدا کی خدمت ہے جو کام خدا واسطے کیا جائے وہ خدا کا ہے سو۔۔ اے میرے دوستو!

یہ دنیا چھوڑنی ہے ۔ موت ہر وقت سر پہ کھڑی ہے اور تیرے پیچھے لگا ہوا ہے جس وقت وہ وقت آیا ایک گھڑی بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکے گی ۔ بعد پشیمان ہونے سے پہلے کیوں نہ پشیمان ہووے ہر وقت حق تعالےٰ کی فرمانبرداری اور مہربانی کو دیکھتا رہے اگر فرمانبرداری کی خبر نہیں تو اللہ والوں کو دیکھو میں تو ایک مسکین ہوں عاجز ہوں ۔ مالک میرا دانا بینا ہے میں نادان ہوں وہی مجھے سکھاتا پڑھاتا ہے اور وہی مجھے سیدھے راستہ پہ چلانے والا ہے اور آپ سچے صادق طالبانِ حق پہ بھی طفیل ہادی سچے سائیں کے اور اللہ اور اللہ پاک کے محبوبوں کا صدقہ ، وہ اپنی صاحبی کے صدقہ کرم کرتا ہے لیکن جو کوئی اس سے مانگے اور اس کا سائل ہو کر رہے اور یہ دنیا کے مزے عارضی ہیں پلنگوں پہ سونا نعمتیں کھانا آسان ہے بابا . . . . جو بکرا چھترا با کوئی جا تو رحلال ہے تو وہ بھی جس میں خون ہوگا رت ہوگی سو قصائی اسی کو پکڑے گا اور جس میں رت ہی نہیں پہلے ہی مسکین ہے اپنے عشق میں ۔ وہ اپنے دل کا خون پی بیٹھا ہے ۔ اسے کیا کرے گا عذاب کیا کرے گا ثواب سو نیک نظر ہو کر ہم کو ایک دوسرے کو دیکھنا چاہیے ایک دوسرے میں بھلائی کو دیکھنا چاہیے

کچھ طالب نفس کے پنجے میں آئے ہوئے ہیں روح کی موافقت میں نہیں آئے تو دکھ ہمیں ہی ہے ناں ! ! آدمی بھی ملامت

کہتے ہیں کہ فقیر میں کچھ نہیں تب ہی طالب ایسے ہوتے ہیں اور طالب کو اپنی شرم نہیں آتی کہ میں مرشد کی شرم رکھوں، لاج رکھوں جس طرح مجھے امر فرمان دیا گیا ہے میں اس طریقے پر چلوں اور عمل کروں تو پھر اگر مجھے نقصان پہنچے تو پھر ہے مرشد کا قصور۔ رب العزت آپ سب پر رحم رکھے۔ (آمین)، اور طالب کرنا ایسا نہیں کہ مجھے خوامخواہ جماعت بنا کر دکھانے کی ضرورت ہے میں تو خدا کے لئے تم لوگوں کی آپس میں محبت بڑھانے کی کوشش کر رہا ہوں اور مقصد صرف یہی ہے کہ آپکی آپس میں مخلص محبتِ ربانی ہو جائے نفسانی نہ ہو روحانی رہ جائے اگر کوئی جلتے تو اللہ کافی ہے۔

ایک مثال ہے کہ کتے کو پانی پلاتے ہوئے بخشے گئے۔ سُرگ واسی ہو گئے جنتی ہو گئے تو میں پھر بھی آدمی ہوں۔ فقیر کا نام لینے والا ہوں اگرچہ کہ فقیر نہیں ہوں عاجز مسکین سانگ فقیر کا ہوں اور اسی راستہ میں ہوں جس میں اللہ والے ہیں کیونکہ میرا مرشد ہادی پاک حق کا عاشق ہے اور حق کا ہی مجھے سبق ہے میرا محبوب ہادی پاک ہر دم میرے ساتھ ہے اس کی دعاؤں سے میں نے اپنے محبوب کو منایا اپنے آپ مٹا کر میں اپنے محبوب کے قدموں کی خاک ہو کر ہی دعائیں حاصل کیں ہیں اور ان دعاؤں نے مجھے تارا پار اتارا ہے۔ نہیں تو، مرشد کی ذات پاک یوں نہیں قریب آنے دیتا وہ کسی کی پرواہ نہیں رکھتا جس طرح خدا کو پرواہ

نہیں اللہ کریم اتنی قدرت کا مالک ہے کمال حسن اور جمال وجلال کا
مالک ہے اتنی شان کے مالک کے آگے ایک ہاتھ جھکو تو وہ دو ہاتھ
جھکتا ہے یہ مالک خود فرماتا ہے کہ جو اٹھ کر میری طرف آتا ہے تو
میں جلدی اس کے آگے آجاتا ہوں تو اللہ پاک اتنا قرب کرنے والا
ہے اور یہی معنی فقیر کے ہیں صرف مخلصی کو دیکھنا ہوتا ہے اور خالص
نیت کو دیکھتا ہے اللہ پاک بھی دل کا مالک ہے اور فقیر بھی دل
کو دیکھتا ہے یوں ظاہر خوشامد کو وہ نہیں مانتا ہاں! سچی خوشامد
فقیر بھی سچی خوشامد کرتا ہے اور طالب کو بھی سچائی کی نظر سے دیکھا جاتا
ہے سب ہی ایک جیسے چاہے نہیں ہیں لیکن جو آگے پیچھے لگے آرہے
ہیں وہ منہ نہیں موڑتے عشق ہادی مرشد سے تو وہ ضرور کامیاب
ہوں گے۔ بفضل خدا (آمین)

اے دوست فقراء! میں آپ سب صاحبان سے مخاطب
ہوں۔ راست گوئی اختیار کریں۔ ہم کو ایک دوسرے پر اعتراض
کرنا اور عیب جوئی کرنے کی بجائے ایک دوسرے کی نیکی اور ایک
دوسرے کی ہمدردی اور ایک دوسرے کا احساس ہونا چاہیے بلکہ
دوسرا کوئی بھی ہو اس سے بھی نیک خلق کرنا چاہیے کیونکہ دیکھنا تو اپنے
رب کو ہے آپ اور مجھ میں کوئی فرق نہیں ہے اگر کوئی فرق رکھے
تو اس میں فرق ہو سکتا ہے۔ بہت کچھ کہہ چکا ہوں معنی سمجھ کر
عمل کرنے سے ایک لفظ بھی کافی ہے کئی لفظ چاہیے کام آنے والے

نہیں ہیں مگر کئی بہترین ہماری بھلائی میں ہیں ۔ مرشد اللہ ہادی پاک کو جو جدا جانے گا تو وہ جدا ہے شامل حال جانے تو شامل ہے آخر میں آپ سب ساجن پیاروں سے مخاطب ہو کر عرض کرتا ہوں اور دعائیں دیتا ہوں کہ اللہ کی آپ سب پر رحمت ہو سدا خلق میں رہیں باقی میں کیا کہوں سب کچھ کہہ چکا ہوں خود اپنے خیال سے اپنے اندر اپنے وصفوں کو دیکھنا چاہیے ۔

خاص وصف ایک دوسرے کے بے شک دیکھیں ۔ خراب وصف وعیب ایک دوسرے کے نہ دیکھیں میرے نیاز اور دعا راضی ہوویں شال خیال ربّی نال ۔

ہو حق موجود (خدا حافظ)

دعا گو دل ضمیر سائیں راحتی فقیر درازی صوفی قادری قلندر امن پور شریف راقم جامع العرفان سائیں خیال اللہ المصطفائی آستانہ امن پور شریف چوہنگ ملتان روڈ لاہور ۔

۲۸ / ۸ / ۸۴